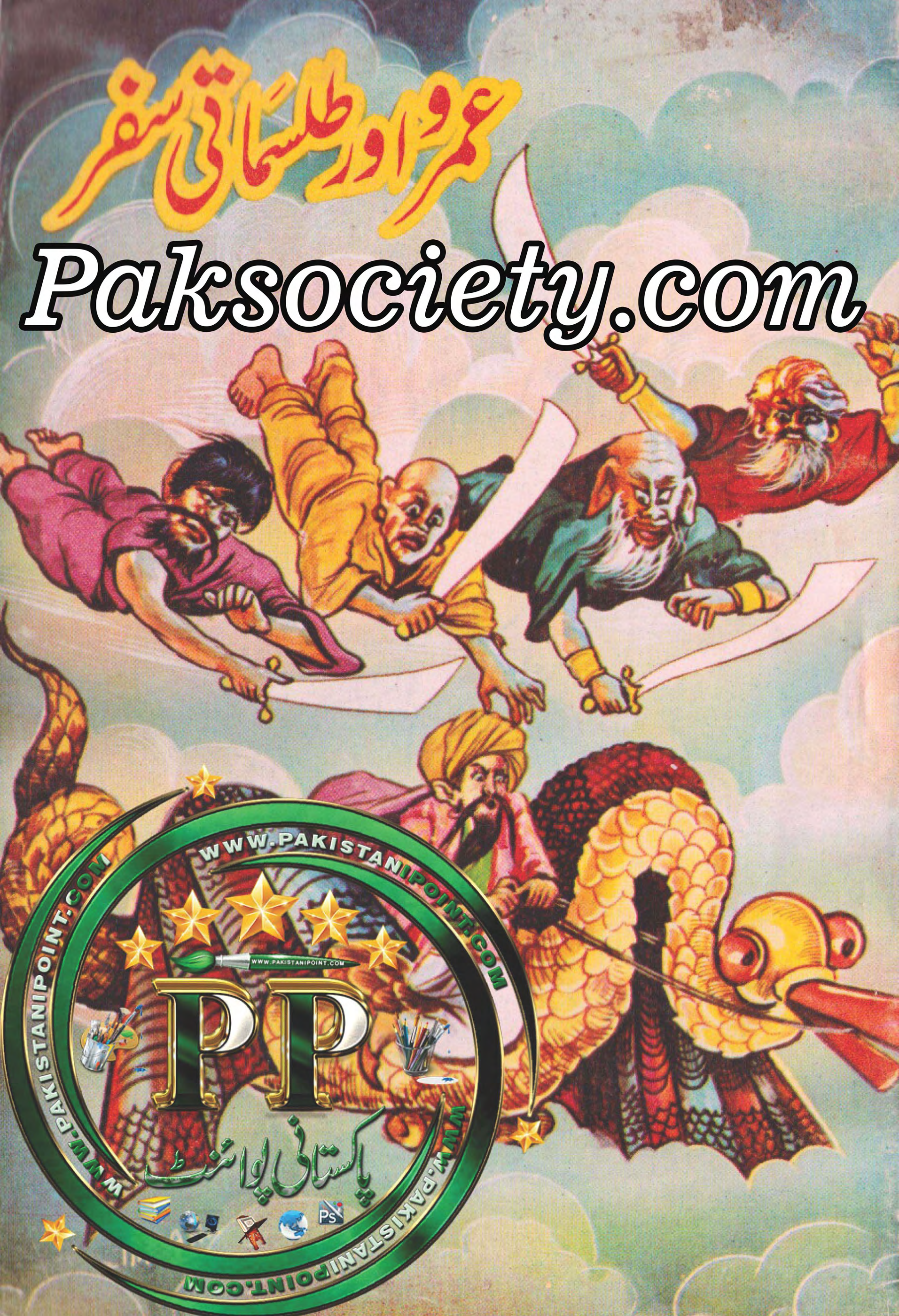

Paksociety.com
WWW.PAKISTANIPOINT.COM
PP
پاکستانی پوائنٹ

Downloaded from https://paksociety.com

طلسماتی سفر میں عمرو عیّار کے حیرت انگیز کارنامے

عمرو اور طلسماتی سفر

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان
احمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

عمرو آجکل بے حد پریشان تھا کیونکہ کافی عرصہ ہوگیا تھا وہ کسی جادوگر سے مقابلے کے لیئے نہ جاسکا تھا۔ لیکن اس کی پریشانی کی وجہ صرف جادوگر سے مقابلہ نہ ہونے کی وجہ سے نہ تھی بلکہ پریشانی اس بات کی تھی کہ اس کی دولت میں مزید اضافہ نہ ہو پا رہا تھا۔ ظاہر ہے جب تک وہ کسی جادوگر کا خاتمہ کرکے اس کی دولت کو اپنی زنبیل میں نہ ڈال لیتا اس کی دولت میں کیسے اضافہ ہوسکتا تھا لیکن وہ کرتا بھی کیا۔ کوئی ایسا جادوگر ہی سامنے نہ آرہا تھا جس کے پاس دولت کے انبار ہوتے اور سردار امیر حمزہ نے اُسے طلسم ہوشربا میں جانے

ناشران ----- اشرف قریشی
----- یوسف قریشی
تزئین ----- محمد بلال قریشی
طابع ----- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ----- [illegible] روپے

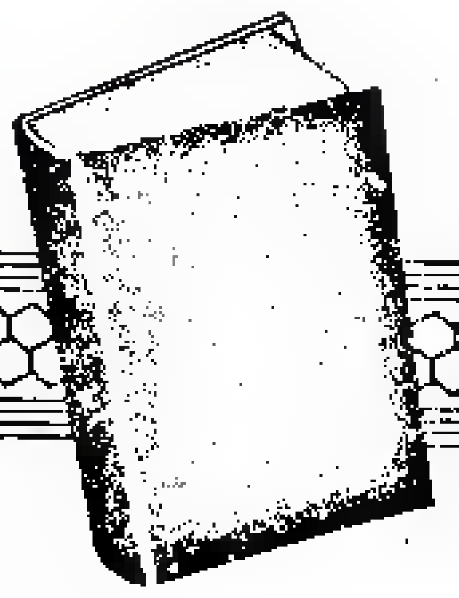

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

سے منع کر دیا تھا۔ کیونکہ آجکل سردار امیر حمزہ نے اپنے بڑے بیٹے شہزادہ شہریار کو افراسیاب کے مقابلے کے لئے بھیجا ہوا تھا اور وہ نہ چاہتا تھا کہ عمرو کی وجہ سے کوئی گڑبڑ ہو جائے۔ کیونکہ شہزادہ شہریار کی فتح کی خبریں مسلسل آرہی تھیں۔

آج عمرو کو پتہ چلا تھا کہ سردار امیر حمزہ کے دربار میں کہیں دُور دراز ممالک کے اجنبی تاجر آئے ہوئے ہیں جو عجیب وغریب باتیں کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ تیار ہوکر دربار میں پہنچ گیا تھا کہ شائد ان تاجروں کے ذریعے اُسے کسی ایسے جادوگر کا پتہ چل جائے جو بید دولت مند ہو اور پھر دربار میں اس کی نظریں ایک بوڑھے تاجر پر جم گئیں اُسے یہ بوڑھا تاجر کوئی پُراسرار سا آدمی لگا کیونکہ وہ ایسی باتیں کر رہا تھا ایسے اجنبی علاقوں کی باتیں جو عمرو عیار نے کبھی نہ سُنی تھیں۔ عمرو عیار نے فیصلہ کرلیا کہ وہ اس تاجر کی اپنے گھر میں دعوت کریگا اور پھر اس سے مطلب کی بات پوچھے گا۔ چنانچہ دربار ختم ہوتے ہی وہ اس بوڑھے تاجر کے پاس پہنچ گیا۔

"میرا نام عمرو ہے اور میں سردار امیر حمزہ کا درباری ہوں۔ کیا آپ میرے ہاں دعوت کھانا قبول کریں گے"۔ عمرو عیار نے تاجر سے مخاطب ہوکر کہا۔

"عمرو! ارے کہیں تم عمرو عیار تو نہیں ہو" بوڑھے تاجر نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے چونک کر کہا۔

"ہاں! میرا نام ہی عمرو عیار ہے۔ لیکن آپ مجھے کیسے جانتے ہیں"؟ عمرو عیار نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ دُور دراز کے اجنبی علاقوں کا یہ بوڑھا تاجر بھی اس کے نام سے واقف ہو سکتا ہے۔

"اوہ! تمہیں کون نہیں جانتا۔ تمہارے کارناموں کی شہرت تو دنیا بھر میں پھیل چکی ہے اور اچھا ہوا کہ تم سے ملاقات ہوگئی۔ میرے پاس تمہارے لئے ایک خاص پیغام ہے"۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

بوڑھے نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میرے نام پیغام، کس کا پیغام"؟ عمروعیار اور زیادہ حیران ہوگیا۔
"وہ میں علیحدگی میں بتا سکتا ہوں"۔ بوڑھے نے کہا اور عمرو اُسے لے کر اپنے گھر آگیا۔ اس نے ملازموں کو اعلیٰ کھانے پکانے کا حکم دے دیا۔
"ہاں تو بزرگ تاجر! اب وہ پیغام بتائیں میرا تو تجسس کے مارے بُرا حال ہے آخر آپ مجھے کیسے جانتے ہیں اور میرے نام کس کا پیغام ہے"؟ عمروعیار نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔
"عمرو! تم نے کبھی زرد ہیرے کے متعلق کچھ سُنا ہے"؟ بوڑھے تاجر نے کہا۔
"زرد ہیرا، نہیں میں نے تو کبھی ایسے ہیرے کے متعلق نہیں سُنا۔ زرد رنگ کا ہیرا تو ہوتا ہی نہیں" عمرو عیار نے کہا۔
"ہوتا ہے۔ اس دنیا میں ایک ہیرا ایسا ہے جو زرد رنگ کا ہے اور یہ دنیا کا سب سے قیمتی اور نایاب ہیرا ہے اس ہیرے میں ایک خاصیت ہے۔ ایک ایسی خاصیت کہ دنیا بھر کے خزانے بھی اس کے سامنے حقیر ہیں"۔ بوڑھے نے کہا۔
"اچھا! ایسی کونسی خاصیت ہے اس میں"؟ عمرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا
"زرد ہیرے میں یہ خاصیت ہے کہ اسے دنیا کی جس چیز سے بھی چھُو دیا جائے وہ سونا بن جاتی ہے۔ اس کے لئے لوہا ہونا ضروری نہیں ہے" بوڑھے تاجر نے کہا۔
"یعنی اگر انسان کو بھی چھو جائے تو وہ بھی سونے کا بن جائے گا"؟ عمرو عیار نے حیرت سے منہ پھاڑتے ہوئے پوچھا اور بوڑھا تاجر ہنس پڑا۔
"جاندار نہیں بلکہ بے جان چیزوں کی بات کر رہا ہوں۔ پارس پتھر میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ وہ صرف لوہے کو سونا بناسکتا ہے جبکہ زرد ہیرا مٹی، پتھر، لوہا، تانبا غرضیکہ ہر ایسی چیز کو سونے میں تبدیل کر دیتا ہے"۔ بوڑھے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

نے کہا۔

"اوہ پھر تو یہ واقعی انتہائی قیمتی اور نایاب چیز ہوئی۔ کہاں ہے یہ زرد ہیرا"؟ عمرو عیار نے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں کہا

"یہ زرد ہیرا آج سے ہزاروں سال پہلے ایک نیک دل جادوگر رامش کے ہاتھ چڑھ گیا تھا اس زمانے میں ہر شخص اس ہیرے کو حاصل کرنے کے لئے پاگل ہو رہا تھا۔ سب اس ہیرے کے لئے آپس میں لڑ جھگڑ رہے تھے۔ اس نیک دل جادوگر نے دنیا کی نظروں سے اس ہیرے کو چھپانے کے لئے کہ اس کی وجہ سے دنیا میں خون خرابہ نہ ہو۔ اسے طلسماتی وادی میں چھپا دیا اور اس طلسماتی وادی تک پہنچنا اس نے اس قدر مشکل بلکہ ناممکن بنا دیا کہ بڑے سے بڑا جادوگر بھی وہاں تک نہ پہنچ سکتا تھا چنانچہ یہ ہیرا دنیا کی نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ اور آج تک اوجھل چلا آرہا ہے"۔ بوڑھے تاجر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس طلسماتی وادی تک آخر کوئی کیوں نہیں پہنچ سکتا"۔ عمرو عیار نے کہا۔

"اس لئے کہ اس وادی تک پہنچنے کے لئے انتہائی خطرناک طلسماتی سفر طے کرنا پڑتا ہے۔ ایسا سفر کہ راستے میں قدم قدم پر رکاوٹیں اور موت سفر کرنے والے کی تاک میں رہتی ہے اور کہیں نہ کہیں وہ موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ بڑے بڑے بہادروں شہزوروں جادوگروں نے اس طلسماتی سفر کو طے کرنے کی کوشش کی تاکہ کسی طرح اس سفر کو طے کر کے وہ طلسماتی وادی تک پہنچ کر زرد ہیرا حاصل کرلیں۔ لیکن آج تک کوئی بھی کامیاب نہیں ہوسکا" بوڑھے تاجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ وادی کتنے فاصلے پر ہے"؟ عمرو عیار نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"یہ وادی اتنے فاصلے پر ہے کہ اگر کوئی تیز رفتار گھوڑے پر مسلسل سفر کرے تو اسے طلسماتی وادی تک پہنچنے کے لئے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ایک ہزار سال لگ جائیں گے"۔ بوڑھے تاجر نے کہا اور عمرو عیار کی آنکھیں بجھ گئیں۔

"ایک ہزار سال۔ توبہ توبہ! بھلا ایک ہزار سال تک کون زندہ رہ سکتا ہے۔ چھوڑیں اس ہیرے کے ذکر کو۔ یہ بتائیں کہ وہ پیغام کیا ہے"؟ عمرو عیار نے مایوس لہجے میں کہا۔

"مایوس ہونے کی ضرورت نہیں اس دنیا میں ایک ایسا شخص ہے جو اگر چاہے تو یہ سفر طے کرکے وہ ہیرا حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن اس شخص کو اس ہیرے سے کوئی دلچسپی نہیں کیونکہ وہ آنکھوں سے اندھا ہے اور دولت سے نفرت کرتا ہے البتہ وہ طلسماتی وادی میں موجود ایک اور چیز حاصل کرنے کا خواہشمند ہے اور وہ ہے طلسماتی پھول۔ جو اس وادی کے عین درمیان میں لگے ہوئے پودے پر کھلتا ہے"۔ بوڑھے تاجر نے کہا۔

"اس طلسماتی پھول میں ایسی کونسی خاصیت ہے کہ وہ شخص زرد ہیرے جیسی چیز کو چھوڑ کر وہ پھول حاصل کرنا چاہتا ہے"؟ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس پھول میں یہ خاصیت ہے کہ اگر پیدائشی اندھے کی آنکھوں سے بھی وہ پھول لگا دیا جائے تو وہ بھی دیکھنے لگ جاتا ہے اور چونکہ وہ شخص آنکھوں سے اندھا ہے اور دنیا میں اس کی آنکھوں کا سوائے اس پھول کے اور کوئی علاج نہیں ہے اس لئے وہ یہ پھول حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ اس کی آنکھیں ٹھیک ہو جائیں۔ اس کے کہنے کے مطابق آنکھوں کا نور ہزاروں زرد ہیروں سے زیادہ قیمتی ہے"۔ بوڑھے تاجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مگر آپ ابھی تو کہہ رہے تھے کہ وہ شخص اگر چاہے تو یہ سفر طے کرکے یہ ہیرا حاصل کر سکتا ہے۔ پھر وہ ایسا کیوں نہیں کرتا۔ جاکر زرد ہیرا بھی حاصل کرلے اور وہ پھول بھی"۔ عمرو عیار نے منہ بناکر کہا۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"اس لئے کہ وہ نابینا ہے اگر اس کی آنکھیں ٹھیک ہوتیں تو پھر وہ سفر طے کر سکتا تھا۔ اسی لئے تو اس نے مجھے یہ پیغام دیا ہے کہ اگر عمرو عیار اس طلسماتی سفر کو طے کرنے پر رضامند ہو جائے تو وہ اس کی مدد کرسکتا ہے۔ اس کے بدلے میں عمرو زرد ہیرا حاصل کرلے اور وہ اسے وہ طلسماتی پھول لادے"۔ بوڑھے تاجر نے جواب دیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ آپ یہی پیغام لے کر آتے ہیں"۔ عمرو عیار نے کہا۔

"ہاں! کیا آپ تیار ہیں"؟ بوڑھے تاجر نے کہا۔

"لیکن پہلے مجھے یہ بتائیں کہ میرے متعلق اس شخص نے کہاں سے سنا ہے؟ عمرو عیار نے کہا۔

"وہ دراصل اسی نیک دل جادوگر کی اولاد میں سے ہے جس نے وہ ہیرا طلسماتی وادی میں چھپایا ہے۔ وہ خود بھی انتہائی نیک دل ہے اور جادوگر ہونے کے باوجود کسی کو تنگ

نہیں کرتا بلکہ ہر ایک کی مدد کرتا ہے اُسے معلوم ہوتا رہتا ہے کہ عمرو عیار شیطانی صفت اور ظالم جادوگروں کا خاتمہ کر دیتا ہے چنانچہ اس بار جب میں نے اُسے بتایا کہ میں سردار امیر حمزہ کے دربار میں جا رہا ہوں تو اس نے مجھے پیغام دیا کہ اگر عمرو عیار تیار ہو جائے تو وہ اس کی مدد کرنے کے لئے تیار ہے"۔ بوڑھے تاجر نے کہا۔

"لیکن وہ تو نابینا ہے۔ وہ میری کیا مدد کرسکتا ہے"؟ عمرو عیار نے کہا۔

"سنو عمرو عیار! اس کے پاس دنیا کا تیز ترین جادوئی پرندہ ہے۔ ایسا پرندہ جس کا منہ بطخ جیسا اور دھڑ سانپ جیسا ہے اور سانپ کے جسم پر آتشیں پردے پڑے ہوئے ہیں جن پر آسانی سے بیٹھا جاسکتا ہے یہ پرندہ ہزار سال کا سفر چند دنوں میں ہی طے کرسکتا ہے۔ اگر تم تیار ہو جاؤ تو وہ یہ پرندہ تمہارے حوالے کرسکتا ہے اور اس پرندے کی مدد سے ہزار سال کا سفر چند

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

دنوں میں طے کر کے تم طلسماتی وادی میں پہنچ سکتے ہو اور واپس آ سکتے ہو"۔ بوڑھے تاجر نے کہا۔

"اور وہ راستے کی رکاوٹیں، جن کے متعلق تم پہلے بات کر رہے تھے"؟ عمرو عیار نے کہا۔

"ان سے نمٹنا تمہارا اپنا کام ہے۔ آخر تم دنیا کے سب سے بڑے عیار ہو۔ کیا تم ان رکاوٹوں اور جادوئی خطروں سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکتے"؟ بوڑھے تاجر نے کہا۔

"کیوں نہیں بچا سکتا۔ عمرو عیار کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔ میں تو بس ہزار سال کے سفر کا سن کر مایوس ہو گیا تھا۔ اب اگر اس پرندے کی مدد سے یہ سفر جلد طے ہو سکتا ہے تو پھر میں یہ ہیرا ضرور حاصل کروں گا۔ اس ہیرے کو حاصل کرنے کے بعد تو دولتمندی میں میرا ساری دنیا کے لوگ مل کر بھی مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ میں تو

پہاڑ کے پہاڑ سونے کے بنا سکوں گا" عمرو عیار نے پُر جوش لہجے میں کہا۔

"اگر تم تیار ہو تو پھر اپنی تیاری کر لو ہم کل سردار امیر حمزہ سے اجازت لے کر واپس جا رہے ہیں۔ تم ہمارے قافلے کے ساتھ جانا"۔ تاجر نے کہا۔

"لیکن تم نے جانا کہاں ہے اور اب تک تم نے اس نابینا شخص کا تعارف بھی نہیں کرایا۔ جو مجھے اس سفر پر بھیجنا چاہتا ہے"۔ عمرو عیار نے کہا۔

"ہمارا تعلق ملک رُدوم کے سُرخ پہاڑی سلسلے سے ہے۔ اس پہاڑی سلسلے کے اندر ہماری بستی ہے۔ یہ بستی ایسی ہے جہاں کوئی اجنبی آدمی داخل نہیں ہو سکتا اور وہ نابینا شخص ہمارے بادشاہ اور اس بستی کا سردار رحمت بابا ہے"۔ تاجر نے جواب دیا۔

"رحمت بابا! کیا وہ جادوگر ہے"؟ عمرو عیار نے پوچھا۔

"وہ جادوگر نہیں ہے بلکہ اسکے آباو اجداد

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

جادوگر تھے۔ وہ تو انتہائی نیک دل آدمی ہے اور یہ بھی سن لو کہ پوری بستی کے لوگ اس کی بے حد عزت اور احترام کرتے ہیں تم شاید پہلے شخص ہو جو اس بستی میں باہر سے جاؤ گے"۔ تاجر نے کہا۔

"آخر تم وہاں علیحدہ کیوں رہتے ہو؟ اس کی کوئی وجہ"؟ عمرو عیار نے کہا۔

"ہاں! ہم وہاں انتہائی عیش و آرام اور سکون سے رہتے ہیں۔ نہ کوئی لڑائی۔ نہ کوئی جھگڑا۔ ہر شخص مطمئن اور خوشحال ہے ہم نہیں چاہتے کہ اجنبی افراد آکر وہاں کا ماحول خراب کریں"۔ تاجر نے جواب دیا۔

"تو تم نے اس بستی کو کیسے چھپا رکھا ہے؟ کیا اس کے گرد دیواریں بلند کر رکھی ہیں"؟ عمرو عیار نے پوچھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ دراصل وہ بستی سرخ پہاڑوں کے عین درمیان میں ہے اور یہ پہاڑ اس قدر خطرناک اور دشوارگذار ہیں کہ انہیں بڑے سے بڑا بہادر بھی عبور

نہیں کرسکتا۔ اور اس بستی تک جانے کے لئے ایک خفیہ راستہ ہے جسے صرف بستی کے لوگ ہی جانتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں"۔ تاجر نے جواب دیا۔

"وہ بطخ کے منہ والا پرندہ کیا رحمت بابا کے پاس رہتا ہے"؟ عمرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہاں! وہ ان کے آباؤ اجداد سے ان کے پاس چلا آرہا ہے۔ وہ مردہ پڑا رہتا ہے۔ جب رحمت بابا چاہتے ہیں اسے زندہ کر لیتے ہیں"۔ تاجر نے کہا اور عمرو عیار نے سر ہلا دیا۔

"تو پھر تیاری کروں"۔ عمرو نے کہا۔

"بالکل! میں کل جاتے وقت آپ کو ساتھ لے لونگا۔ ایک ہفتے کا سفر ہے۔ اس کے بعد ہم رحمت بابا کے پاس پہنچ جائینگے"۔ تاجر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ باتوں کے دوران چونکہ وہ کھانا بھی کھاتے رہے تھے۔ اس لئے تاجر اب کھانے سے بھی فارغ ہوچکا

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

تھا۔ اور اس کے بعد وہ عمرو عیار سے
مصافحہ کر کے اور اُسے پوری طرح تیار رہنے
کا کہہ کر اپنے خیموں کی طرف واپس چلا گیا۔

عمرو عیار دل ہی دل میں بے حد خوش
تھا کہ آخر کار اُسے ایک ایسی چیز مل ہی
جائے گی جس کے بعد دولت اُس کے
لئے کوئی مسئلہ ہی نہ رہے گا۔ وہ جسے
چاہے گا زرد ہیرے کی مدد سے سونے میں
تبدیل کر دیگا۔ اپنا محل، اپنے محل کا سامان،
کھانے پینے کے برتن، سب کچھ سونے میں
بدل دے گا۔ لیکن اُسے یہ معلوم نہ تھا
کہ زرد ہیرا اتنی آسانی سے اگر مل جایا
کرتا تو پھر دنیا کا ہر شخص سارے کام
چھوڑ کر زرد ہیرے کو ہی تلاش کرتا رہتا۔

عمرو عیار! تم بے حد عیار آدمی ہو اور تم
نے آج تک بڑے بڑے جادوگروں کا خاتمہ
کر دیا ہے۔ لیکن طلسماتی وادی تک پہنچنے کا
سفر اس قدر خطرناک اور خوفناک ہے کہ تم
ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس طلسماتی سفر
میں ہر قدم پر موت موجود ہے۔ کسی بھی
لمحے تمہاری تھوڑی سی غلطی کی وجہ سے
موت تمہیں دبوچ سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ
آج تک کوئی بھی شخص اس طلسماتی سفر کو
پوری طرح طے کر کے طلسماتی وادی تک نہیں

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پہنچ سکا۔ اس لئے اگر تم چاہو تو اب بھی
انکار کر سکتے ہو۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا
لیکن ایک بار تم بطخ سانپ پر بیٹھ گئے تو
پھر تم واپس نہ جا سکوگے۔" خوبصورت مکان
میں بیٹھے ہوئے بوڑھے رحمت بابا نے
عمرو عیار سے مخاطب ہوکر کہا۔

عمرو عیار آج ہی قافلے کے ساتھ اس
بستی میں پہنچا تھا اور تاجر نے وہاں پہنچتے
ہی اسے رحمت بابا کے سامنے پیش کردیا تھا

"عمرو کسی رکاوٹ اور خطرے سے نہیں ڈرتا۔
رحمت بابا! اور تم بے فکر رہو، ناکامی کا لفظ
میں نے سیکھا ہی نہیں۔ میں انشاءاللہ کامیاب
لوٹونگا"۔ عمرو عیار نے بڑے بااعتماد لہجے میں
جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم تیار ہو تو میں تمہیں
نہیں روکوں گا"۔ رحمت بابا نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔

"مگر رحمت بابا! یہ تو بتایئے کہ یہ خطرے
اور رکاوٹیں کیسی ہوں گی"؟ عمرو عیار نے

پوچھا۔

"اس کے متعلق کسی کو بھی معلوم نہیں
کہ دراصل میرے جس بزرگ نے اس زرد ہیرے
کو طلسماتی وادی میں چھپایا تھا وہ بہت بڑے
جادوگر تھے، سامری جادوگر سے بھی بڑے۔ انہوں
نے اس طلسماتی سفر کو اس طرح قائم کیا کہ
اس میں ہر لمحے نئے نئے خطرات بن جاتے
ہیں۔ ایسے خطرات جو شاید پہلے کبھی نہ بنے
ہوں۔ مطلب یہ کہ ہر لمحے نئے خطرات۔ مثال
کے طور پر کوئی خوفناک پرندہ جھپٹ سکتا ہے
آسمانی بجلی گر سکتی ہے۔ کوئی جادوگر حملہ کرسکتا
ہے۔ وغیرہ وغیرہ"۔ رحمت بابا نے جواب دیا

"اوہ! تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں
سب سے نمٹ لونگا۔ آپ وہ پرندہ منگوالیں"۔
عمرو عیار نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی آ جاتا ہے۔ ایک بات اور بتادوں
اگر تم طلسماتی وادی میں پہنچ بھی گئے تو
وہاں جو مخلوق رہتی ہے وہ تمہارا بہت مقابلہ
کرے گی۔ وہ تمہیں آسانی سے زرد ہیرا اور

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پھول حاصل نہ کرنے دیگی۔ اس لئے تم پوری طرح محتاط رہنا۔" رحمت بابا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دیکھ لونگا اس مخلوق کو بھی۔" عمرو عیار نے ڈرے بغیر کہا۔ اس کے ذہن پر تو ہیرا سوار تھا۔ اور پھر رحمت بابا نے ایک آدمی کو بلا کر اُسے بطخ سانپ پرندہ لانے کے لئے کہا۔

چند لمحوں بعد وہ آدمی ہاتھ میں ایک سانپ سا اٹھا کر لے آیا۔ یہ سانپ ایسا تھا جیسے بچوں کے لئے سانپ نما کھلونے بنائے جاتے ہیں۔ اس کا منہ بطخ جیسا تھا جس کے سامنے سُرخ رنگ کی ایک رسی بندھی ہوئی تھی۔

"یہ مجھے لے جائیگا۔ اس میں تو جان ہی نہیں۔" عمرو عیار نے حیران ہوتے ہوئے کہا

"یہ ابھی زندہ ہو جائے گا۔ اب میں تمہیں اس رسی کے متعلق بھی بتادوں۔ یہ پرندہ سیدھا اڑتا ہے۔ واپس نہیں آسکتا۔ اور ایک بار اس پر بیٹھنے کے بعد تم طلسماتی وادی میں پہنچنے سے پہلے اس پر سے زندہ نہیں اتر سکتے۔ البتہ

تمہاری لاش آسانی سے گر پڑے گی۔ اب تم پوچھو گے کہ اس رسی کا کیا فائدہ ہے۔ تو اس رسی کی مدد سے تم اس بطخ نما سانپ پرندے کو جیسے ہم سب سانپ پرندہ ہی کہتے ہیں دائیں بائیں موڑ سکتے ہو۔ اوپر نیچے کر سکو گے۔ اور بس۔" رحمت بابا نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کا کیا فائدہ ہوگا"؟ عمرو عیار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فائدہ یہ ہو سکتا ہے کہ راستے میں آگ کی بلند دیوار آجائے تو تم اس رسی کی مدد سے اور اونچا اٹھا کر آسانی سے دیوار پار کر سکتے ہو۔ اوپر سے کوئی تم پر حملہ کرے تو تم اسے نیچے لاسکتے ہو، بائیں طرف سے حملہ ہو تو اس کا رُخ دائیں طرف موڑ سکتے ہو۔ یہ کیا کم فائدہ ہے۔" رحمت بابا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے، میں سمجھ گیا۔ اب تم اسے زندہ کردو تاکہ میں طلسماتی سفر پر روانہ ہو سکوں۔"

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

عمرو عیار نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ایک بار پھر سوچ لو۔ اب بھی وقت ہے تم اس ارادے کو چھوڑ کر واپس جا سکتے ہو۔" رحمت بابا نے کہا۔

"بابا! آپ نے صرف عمرو عیار کا نام ہی سُنا ہے۔ اس کے کارنامے نہیں دیکھے۔ آپ دیکھنا کہ میں زرد ہیرا بھی لے آؤں گا۔" عمرو عیار نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"صرف زرد ہیرا ہی نہیں، بلکہ طلسماتی پھول بھی تمہیں ساتھ لے آنا پڑے گا۔ اگر تم صرف زرد ہیرا لے کر واپس لوٹے تو پھر یہ سانپ پرندہ بے جان ہی رہے گا۔ اور تم کبھی بھی اس دنیا میں واپس نہ آ سکو گے۔ واپسی کے سفر میں اس پرندے میں جان صرف اسی وقت آئے گی۔ جب وہ طلسماتی پھول تمہارے پاس موجود ہوگا۔" رحمت بابا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ لیکن تم نے اب تک اس طلسماتی پھول کی کوئی نشانی نہیں بتائی۔ وہاں نجانے کتنے پھول ہوں گے۔ اب میں کیسے ان میں سے طلسماتی پھول تلاش کروں گا۔" عمرو عیار نے اچانک ایک خیال آتے ہی پوچھا۔

"ہاں! یہ بھی سُن لو۔ اس کی بظاہر کوئی نشانی نہیں۔ لیکن مخلوق شہزادی اسے پہچانتی ہے اگر تم مخلوق شہزادی کو کسی طرح بھی رضامند کر لو تو وہ تمہیں وہ پھول دے سکتی ہے۔ ورنہ نہیں۔" رحمت بابا نے کہا۔

"مخلوق شہزادی، وہ کیا بلا ہے کوئی جادوگرنی ہے؟" عمرو عیار نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"جادوگرنی نہیں، وہ اس طلسماتی وادی میں رہنے والی حیرت انگیز مخلوق ہے اور مخلوق شہزادی اس مخلوق کی ملکہ ہے۔" رحمت بابا نے کہا۔

"ملکہ ہے۔ پھر تو اس کے پاس اپنا خزانہ بھی ہوگا۔" عمرو عیار نے اپنی لالچی طبیعت سے مجبور ہوتے ہوئے کہا۔

"زرد ہیرے کے بعد تمہیں بھلا خزانے کی کیا ضرورت ہوگی۔ پھر تو تم پہاڑوں کو بھی سونے میں بدل سکتے ہو۔" رحمت بابا نے کہا اور عمرو عیار نے سر ہلا دیا۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"اچھا بابا! آپ نے طلسماتی پھول کے متعلق تو بتا دیا کہ وہ مخلوق شہزادی دے گی۔ مگر زرد ہیرے کے متعلق نہیں بتایا کہ وہ کہاں ملے گا"۔ عمرو عیار نے کہا۔

"اس وادی کے عین درمیان میں آتش فشاں پہاڑ کی چوٹی پر ایک گنبد ہے گول سا گنبد۔ اس کے اوپر سونے کی ایک پتلی سی سلاخ آسمان کی طرف رُخ کئے کھڑی ہے۔ اس سلاخ کے اوپر والے حصّے پر ایک چھوٹا سا پیالا بنا ہوا ہے اس پیالے کے اندر وہ زرد ہیرا موجود ہے"۔ رحمت بابا نے بتایا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ اب تم اس سانپ پرندے میں جان ڈالو۔ باتیں بہت ہو گئی ہیں۔ اب کام ہونا چاہیئے"۔ عمرو عیار نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور رحمت بابا نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے سانپ کو زمین پر رکھا اور پھر اس کے سامنے دو زانوں بیٹھ کر اس نے منہ ہی منہ میں کوئی منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک منتر پڑھنے کے بعد اس نے زور سے سانپ پرندے کی طرف پھونک ماری تو سانپ پرندہ یکلخت ہوا میں اچھلا اور پھر تیزی سے پھولنا شروع ہو گیا۔ اس کی جھالریں بڑی ہوگئیں۔ جسم موٹا ہو گیا۔ اور آنکھوں میں عجیب سی چمک آگئی۔

"اس پر بیٹھ جاؤ عمرو عیار! جلدی کرو، اور رسّی پکڑ لو"۔ رحمت بابا نے چیخ کر کہا اور عمرو عیار یوں اچھل کر اس پرندے پر بیٹھ گیا جیسے وہ کسی سرکش گھوڑے پر بیٹھ رہا ہو۔ اس بیٹھتے ہی اس نے رسّی کو ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"اب جاؤ عمرو عیار، خداحافظ"۔ رحمت بابا نے زور سے تالی بجاتے ہوئے کہا اور پرندہ یوں فضا میں اچھلا کہ عمرو عیار اس پر سے گرتے گرتے بچا۔ وہ اس کی گردن سے چمٹ گیا۔ واقعی سانپ پرندے کی رفتار بجلی سے بھی زیادہ تیز تھی۔ سانپ پرندہ پہلے تو سیدھا آسمان کی طرف بلند ہوتا چلا گیا اور پھر کافی

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

بلندی پر پہنچ کر وہ سیدھا پرواز کرنے لگا۔ چند لمحے تو عمرو عیار اس کی گردن سے چمٹا رہا۔ لیکن جلد ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ اور اب وہ رسّی پکڑے سیدھا ہوکر بیٹھ گیا سانپ پرندے کا جسم کچھ اس انداز میں مڑا ہوا تھا کہ عمرو عیار کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی پلنگ پر بیٹھا ہو۔ اُسے نیچے کچھ بھی نظر نہ آرہا تھا۔ کیونکہ اوپر نیچے بادل ہی بادل نظر آرہے تھے۔

ابھی سانپ پرندے کو پرواز کرتے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک سانپ پرندے نے زور سے چیخ ماری اور اس کی رفتار یکلخت آہستہ ہوگئی۔

"ارے کیا ہوا؟ کیا تھک گئے ہو؟" عمرو عیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چونک پڑا۔ جب اس نے دُور سے چار خوفناک شکلوں والے جادوگروں کو ہاتھوں میں بڑی بڑی تلواریں لئے اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔ ان چار میں سے دو داڑھی والے

تھے۔ ایک گنجا تھا اور ایک کی داڑھی مونچھیں ایسی تھیں جیسے وہ کوئی بدمعاش ہو۔ اور وہ چاروں بڑی بڑی خوفناک تلواریں لہراتے ہوئے اور چیختے ہوئے سیدھے عمرو عیار کی طرف لپکے چلے آرہے تھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ایک لمحے میں عمرو عیار کے جسم کا قیمہ بنا ڈالیں گے۔

عمرو عیار ان چاروں خوفناک جلّادوں کو آتے دیکھ کر چند لمحوں کے لئے تو خوف سے سہم گیا۔ لیکن پھر اُسے خیال آگیا کہ یہ طلسماتی وادی کا پہلا خطرہ ہے۔ اگر وہ ڈر گیا تو یہ اُسے یقیناً مار ڈالیں گے۔ ادھر سانپ پرندے کی رفتار اب اس قدر آہستہ ہوگئی تھی کہ وہ چاروں تیزی سے قریب آتے جا رہے تھے۔

عمرو عیار نے جلدی سے اپنی زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں پھولوں کا ایک گلدستہ نظر آنے لگا۔ گلدستے میں مختلف رنگوں کے کئی پھول تھے انتہائی خوبصورت پھول۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"رک جاؤ سنو! آنے والو سنو! مجھ سے جادوگر دیوتا کے پھول لے لو۔ مگر مجھے مارو نہیں"۔ عمرو عیار نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے گلدستے کو فضا میں لہراتے ہوئے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

اور وہ چاروں جلاد اس گلدستے کو دیکھتے ہی خوشی سے نعرے لگانے لگے۔

"جادوگر دیوتا کے پھول، واہ واہ۔ یہ ہمیں دے دو۔ جس کے پاس جادوگر دیوتا کے پھول ہوں وہ تو دنیا کا سب سے بڑا جادوگر ہوگا"۔ ان چاروں نے قریب آکر چیختے ہوئے کہا۔

"لے لو، لے لو، مجھے مت مارو۔ لے لو۔ خوب سونگھو، تم بھی کیا یاد کرو گے"۔ عمرو عیار نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر سب سے پہلے گنجے جلاد نے عمرو عیار کے ہاتھ سے گلدستہ جھپٹ لیا۔ جب کہ باقی تینوں اس گنجے کی طرف لپکے۔ اب وہ اس گنجے کے ہاتھوں سے گلدستہ چھیننا چاہتے تھے۔

"یہ میں نے لیا ہے ہا ہا ہا۔ سارے پھول

میرے پاس ہیں۔ اب میں دنیا کا سب سے بڑا جادوگر ہوں"۔ گنجے نے جلدی سے ایک طرف ہوتے ہوئے کہا۔

مگر دوسرے لمحے اس بدمعاش شکل کے جلاد کا تلوار والا ہاتھ حرکت میں آیا اور گنجے کی گردن اس کے جسم سے علیحدہ ہوگئی اور اس کے ہاتھ سے گلدستہ بدمعاش شکل والے نے جھپٹنا چاہا۔ مگر اسی لمحے داڑھی والے کا ہاتھ حرکت میں آیا اور بدمعاش شکل والے کی گردن کٹ کر نیچے گرنے لگی۔ اور گلدستہ اب نیچے گرتا جا رہا تھا۔ اور پھر دونوں داڑھی والے ایک دوسرے کے پیچھے گلدستے کی طرف لپکے۔ جب کہ پرندہ اب ان سے کافی آگے نکل آیا تھا۔ عمرو عیار بڑی دلچسپی سے مڑ کر ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ وہ دونوں ہی بیک وقت نیچے گرتے ہوئے گلدستے پر جھپٹے اور پھر شاید ان دونوں نے بیک وقت ہی ایک دوسرے کے خاتمے کے لئے تلواریں چلا دیں اور دوسرے لمحے دونوں کی گردنیں کٹ گئیں اور ان کی

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

گردنیں کٹتے ہی پہلے دونوں کی طرح ان کے جسم ایک زور دار کڑاکے سے غائب ہو گئے۔

"آجاؤ واپس، آجاؤ میرے پیارے گلدستے"۔ عمرو عیار نے خوشی سے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کی آواز میں نجانے کیا اثر تھا کہ دُور نیچے گرتا ہوا گلدستہ ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھا اور پھر بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے عمرو عیار کے پاس پہنچ گیا۔ عمرو عیار نے بڑے اطمینان سے اُسے پکڑا اور پھر اس کے پھولوں کو چوم کر اُسے واپس اپنی زنبیل میں ڈال لیا۔

"بعض اوقات نقل اصل سے بھی زیادہ کام دکھا جاتی ہے"۔ عمرو عیار نے ہنستے ہوئے کہا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ یہ گلدستہ جادوگر دیوتا کے پھولوں کا اصل گلدستہ نہیں بلکہ ان کی نقل اس مہارت سے بنائی گئی تھی کہ وہ اصل ہی لگتے تھے۔

یہ گلدستہ ایک نیک آدمی نے اُسے تحفے کے طور پر دیا تھا۔ کیونکہ عمرو عیار نے اُسے

صحرا میں پیاس سے مرنے سے بچا لیا تھا۔ اور اُسے پانی پلا دیا تھا۔ جبکہ وہ نیک آدمی پیاس کی شدت سے ایڑیاں رگڑ رہا تھا اس وقت تو عمرو عیار نے منہ بناتے ہوئے یہ پھولوں والا تحفہ اس سے لے لیا تھا۔ کیونکہ عمرو عیار کو تو سونے اور جواہرات سے دلچسپی تھی۔ اس نے پھولوں کا کیا کرنا تھا۔ مگر آج اُسے احساس ہوا کہ نیک آدمی کا دیا ہوا تحفہ کس قدر قیمتی ہے۔ آج اگر یہ گلدستہ نہ ہوتا تو یہ خوفناک شکلوں والے جلاد یقیناً اس کی بوٹیاں اُڑا دیتے۔

سانپ پرندے کی رفتار اب پہلے کی طرح تیز ہو گئی تھی۔

"ارے سانپ پرندے! یہ کیا بدمعاشی ہے۔ خطرے کے وقت تمہیں اور تیز ہو جانا چاہیے یا تم جان بوجھ کر آہستہ ہو جاتے ہو۔ اس بار آہستہ ہوئے تو تمہاری رُوح نکال کر اس کا غبارہ بنا دوں گا، ہاں"۔ عمرو عیار نے جلادوں کی طرف سے مطمئن ہوتے ہی سانپ پرندے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے سانپ پرندے نے ایک بار پھر زور دار چیخ ماری اور اس کی رفتار دوبارہ آہستہ ہو گئی۔

"ارے پھر کوئی خطرہ"۔ عمرو عیار نے چونکتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کی نظریں حیرت بھرے انداز میں ایک طرف ٹک گئیں اس نے دیکھا کہ ایک خوبصورت سی سنہری پری ایک ننھے مُنّے سے بچے کو اٹھائے بڑے خوفزدہ انداز میں اُڑ رہی ہے جبکہ اس کے پیچھے ایک خوفناک شکل والا دیو قہقہے مارتا ہوا لپک رہا ہے۔

"تم بچ کر کہاں جاؤ گی دلربا پری! آج میں تمہیں اور تمہارے بچے دونوں کو کھا جاؤں گا"۔ اس خوفناک دیو نے زور زور سے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔ اور پری نے خوف کی شدت سے چیخیں مارنی شروع کر دیں۔

"بچاؤ بچاؤ، مجھے اور میرے بچے کو بچاؤ"۔ پری نے خوفزدہ انداز میں چیختے ہوئے کہا اور

پھر مُڑ کر تیزی سے عمرو عیار کی طرف لپکی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے عمرو عیار پر اس کی نظریں ابھی پڑی ہوں۔

"او کالے دیو! رُک جاؤ، اس خوبصورت پری اور بچّے کو کچھ نہ کہو۔ ورنہ جانتے ہو کہ میں کون ہوں۔ میرا نام عمرو عیار ہے۔ بڑے بڑے دیو اور بڑے بڑے جادوگر میرے نام سے ڈرتے ہیں"۔ عمرو عیار نے چیختے ہوئے کہا۔

"بچاؤ عمرو عیار! ہمیں بچاؤ"۔ پری نے قریب آتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے بچے سمیت عمرو عیار کے پیچھے پرندے پر بیٹھ گئی۔ پرندے کی رفتار اب بے حد آہستہ تھی۔

"تم، تم کون ہو؟ میں ابھی تمہارا خاتمہ کرتا ہوں"۔ دیو نے خوفناک انداز میں چیختے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے عمرو عیار پر جھپٹا۔ عمرو عیار نے یکلخت پرندے کی رسّی کھینچ کر اُسے نیچے کیا اور دیو اپنے ہی زور میں اس کے اوپر سے گذرتا چلا گیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمرو عیار پرندے کو اوپر اٹھاتا، اس

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کے پیچھے بیٹھی ہوئی پری نے اچانک ہاتھوں میں پکڑے ہوئے بچے کو اٹھا کر عمرو عیار کے کاندھوں پر بٹھا دیا۔

بچہ جیسے ہی عمرو عیار کے کاندھوں پر بیٹھا، اس کی ٹانگیں لمبی ہوتی گئیں اور اس نے عمرو عیار کی گردن دونوں ٹانگوں سے دبانا شروع کر دی۔ اس کی گرفت اس قدر سخت تھی کہ عمرو عیار کا سانس رکنے لگا۔

"ارے ارے تم بچے ہو یا شیطان"۔ عمرو عیار نے بے اختیار اپنی گردن چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن اس بچے میں نجانے کتنی طاقت تھی کہ اس کی گرفت لمحہ بہ لمحہ سخت ہوتی جارہی تھی۔

ادھر دیو تیزی سے واپس پلٹا اور ایک بار پھر عمرو عیار پر جھپٹا، عمرو عیار اب دونوں طرف سے پھنس گیا تھا۔ ادھر وہ لمبی ٹانگوں والا بچہ اس کی گردن مسلسل دبائے چلا جا رہا تھا۔ ادھر وہ دیو خوفناک انداز میں اسے مار ڈالنے کے لئے جھپٹ رہا تھا۔

عمرو عیار کو اور تو کچھ نہ سوجھا، اس نے انتہائی پھرتی سے زنبیل سے عطرِ بے ہوش نکال کر اس کا ڈھکن کھولا اور کندھوں پر بیٹھے ہوئے بچے کی ناک سے لگا دیا۔ عطر بے ہوش جیسے ہی بچے کی ناک سے لگا، بچہ چیختا ہوا اس کے کندھے سے اترا اور پھر قلابازیاں کھاتا ہوا نیچے گرنے لگا۔

"ارے میرا بچہ، ارے میرا بچہ، تم نے میرے بچے کو مار ڈالا"۔ اس کے پیچھے بیٹھی ہوئی پری نے یکلخت چیختے ہوئے کہا، اور وہ بری طرح عمرو عیار کو نوچنے کاٹنے لگی۔

عمرو عیار جو اب عطرِ بیہوشی کی شیشی بند کر رہا تھا اس کے نوچنے کاٹنے سے بچنے کے لئے تیزی سے مڑا، اور اس اچانک مڑنے کی وجہ سے شیشی کا منہ پری کی ناک سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے پری بھی بچے کی طرح چیختی ہوئی پرندے سے نیچے گری اور قلابازیاں کھاتی ہوئی نیچے گرنے لگی۔

دیو جو عمرو عیار کے اوپر ہوا میں اڑ کر

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

یہ تماشہ دیکھ رہا تھا ان دونوں کے نیچے گرتے ہی ایک بار پھر چیختا ہوا اس پر جھپٹا۔ لیکن اسی لمحے پرندے کی رفتار یکلخت ایک جھٹکے سے تیز ہوگئی اور پرندہ عمرو عیار کو لئے آگے نکل گیا جب کہ دیو اپنے ہی زور میں نیچے غوطہ کھا کر گرتا گیا۔

عمرو عیار نے جلدی سے شیشی بند کر کے زنبیل میں ڈالی اور پھر اس میں سے تلوار داؤدی نکال لی۔ اس تلوار میں یہ خصوصیت تھی کہ یہ طاقتور سے طاقتور دیو کی گردن اس طرح کاٹ دیتی تھی جیسے تیز چھری سے کوئی نرم پھل کاٹا جاتا ہے۔

ادھر دیو نیچے غوطہ لگاتے ہی تیزی سے واپس پلٹا۔ اس بار اس کا انداز بیحد وحشیانہ تھا۔ لیکن پھر وہ جیسے ہی عمرو عیار کے قریب آیا، عمرو عیار نے بڑی پھرتی سے تلوار گھمائی اور دیو تو تلوار کی زد سے بچ گیا، البتہ اس کے دائیں ہاتھ کی انگلیاں تلوار کی زد میں آکر کٹ کر اس کے جسم سے علیحدہ ہوگئیں۔

انگلیوں کے کٹتے ہی دیو نے ایک زوردار چیخ ماری اور پھر ایک زور دار کڑاکے کے ساتھ ہی دیو، نیچے گرتا ہوا بچہ اور پری سب غائب ہوگئے۔

ان سب کے غائب ہوتے ہی سانپ پرندے نے زور سے ایک قلقاری ماری جیسے خوشی سے ہنس رہا ہو۔

" واہ واہ عمرو عیار! تم نے کمال کر دیا۔ یہ دوسرا خطرہ تھا انتہائی خطرناک۔ اس پری اور بچے سے جان چھڑانے کا ایک ہی طریقہ تھا کہ انہیں بےہوش کر دیا جاتا۔ اور اس خوفناک دیو کی موت اس کے دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں تھی۔" پرندے کے منہ سے انسانی آواز برآمد ہوئی۔

" ارے تم تو انسانوں کی طرح بول رہے ہو۔ پہلے تو تم خاموش رہے تھے۔" عمرو عیار نے حیرت بھرے انداز میں پرندے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" دوسرے خطرے کے خاتمے کے بعد ہی میں

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

بول سکتا تھا۔ اس سے پہلے مجھے بولنے کی اجازت نہ تھی"۔ پرندے نے جواب دیا۔

"اچھا! اب یہ بتاؤ کہ باقی کتنے خطرے رہ گئے ہیں اور کون کون سے"؟ عمرو عیار نے سانپ پرندے کے بولنے پر خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔

"چھ خطرے اور رہ گئے ہیں عمرو عیار۔ کُل آٹھ خطرے ہو سکتے ہیں۔ جن میں سے دو کا خاتمہ تم نے کر دیا ہے۔ اور کون کون سے خطرے ہیں اس کا جواب مجھے معلوم نہیں۔ یہ جب کوئی خطرہ سامنے آئے گا تب ہی پتہ چلے گا"۔ سانپ پرندے نے جواب دیا۔

"واہ تم کیسے سانپ پرندے ہو کہ تمہیں پہلے سے پتہ نہیں چلتا"۔ عمرو عیار نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خطرہ، تیسرا خطرہ"۔ اچانک پرندے نے چیختے ہوئے کہا اور عمرو عیار نے ایک بار پھر چونک کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ اُسے اور تو کوئی خطرہ آس پاس نظر نہ آیا۔ البتہ اُسے دُور سیاہ رنگ

کا ایک بڑا سا بادل تیزی سے اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

"اب بادل بھی خطرہ بننے لگے ہیں، ہوں"۔ عمرو عیار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خطرہ خوفناک خطرہ، ہوشیار"۔ سانپ پرندے نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔ اس کی رفتار جب معمول خطرے کے وقت ایک بار پھر آہستہ ہو گئی تھی۔

عمرو عیار اب غور سے بادل کی طرف دیکھ رہا تھا جو اب خاصا نزدیک آ گیا تھا اور پھر عمرو عیار بھی بے اختیار چیخ پڑا۔ کیونکہ جسے وہ بادل سمجھ رہا تھا وہ دراصل سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے لیکن انتہائی تیز رفتار پرندوں کا غول تھا۔ جن کی سوئی کی طرح باریک چونچیں اب صاف نظر آنے لگ گئی تھیں۔

"ارے خدا کی پناہ! یہ تو انتہائی خطرناک پرندے ہیں"۔ عمرو عیار نے خوفزدہ ہو کر پرندے کی پشت سے چمٹتے ہوئے کہا۔ اب پرندوں کا غول خاصا نزدیک آ گیا تھا اور عمرو عیار کو ان سے بچنے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کی کوئی صورت نظر نہ آرہی تھی کہ اچانک اُسے ایک خیال آیا اور اس نے پھرتی سے زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور چادر سلیمانی باہر نکال کر اُسے اپنے اوپر اوڑھ لیا۔ تیز رفتار پرندوں کا بادل اب اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔

جیسے ہی عمرو عیار نے چادر سلیمانی اپنے جسم کے گرد لپیٹی، چھوٹے مگر تیز رفتار پرندوں کا پورا غول اس پر جھپٹ پڑا۔ ان کی باریک مگر تیز چونچیں عمرو عیار کو اپنے جسم میں سوئیوں کی طرح چبھتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ اور اُسے یوں معلوم ہوا جیسے اس کے جسم میں ہزاروں گرم سلاخیں اتار دی گئی ہوں وہ چادر لپیٹے بُری طرح پرندے کی پشت سے چمٹا ہوا تھا۔ پرندے تیزی سے نیچے ہوتے گئے۔ اور پھر اس کے نیچے بادل سا بن گیا۔ چادر سلیمانی لپیٹنے کا بھی اُسے کوئی فائدہ نہ ہوا تھا۔ اور اُسے یقین تھا کہ اگر دوسری بار چونچیں اس کے جسم میں اتریں تو اس کا جسم چھلنی ہوکر رہ جائے گا۔ غول تیزی سے اوپر کی

طرف اٹھ رہا تھا اور عمرو عیار کی جان پر بنی جارہی تھی۔ اُسے کوئی حل سمجھ میں ہی نہ آ رہا تھا۔ اس نے بے خیالی میں زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس کے ہاتھ میں آگ پھینکنے والی نلکی آگئی۔ یہ نلکی اس نے ایک نیک آدمی سے حاصل کی تھی جس کی جان اس نے ایک خوفناک سانپ سے بچائی تھی۔ نلکی ہاتھ میں آتے ہی عمرو عیار نے اُسے منہ سے لگایا اور زور سے پھونک مار دی۔ اس نے جیسے ہی پھونک ماری، نلکی کے سرے سے آگ کا ایک گولہ سا نکلا اور سانپ پرندے کے گرد پھیلتا گیا۔ پرندے اس وقت تک سانپ پرندے کے قریب پہنچ چکے تھے۔ لیکن آگ کا گولہ پھیلتے ہی پرندے چیخ چیخ کر دور بھاگنے لگے۔ ان میں سے بے شمار آگ میں جل کر نیچے گرنے لگے۔

عمرو عیار مسلسل نلکی میں پھونکیں مارتا رہا اور اس پر جھپٹنے والے پرندے آگ کے گولے سے جل جل کر گرتے رہے۔ اب ان کی تعداد

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

بے حد کم ہوگئی تھی۔ لیکن جو بھی باقی بچے تھے وہ دُور ہٹنے کی بجائے بار بار حملہ کر رہے تھے۔ لیکن عمرو عیار چونکہ نلکی میں مسلسل پھونکیں مارے چلا جا رہا تھا اس لئے سانپ پرندے اور اس کے گرد پھیلا ہوا آگ کا گولہ بھی قائم تھا۔ یہ آگ بھی عجیب تھی کہ عمرو عیار اور سانپ پرندے پر تو آگ کا کوئی اثر نہ ہو رہا تھا۔ البتہ وہ چھوٹے پرندے مسلسل جل جل کر نیچے گر رہے تھے۔ اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد ایک ایک کرکے تمام چھوٹے پرندے ہلاک ہوگئے اور عمرو عیار نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے نلکی کو منہ سے ہٹایا اور اسی لمحے اس کے گرد موجود آگ کا گولہ بھی غائب ہوگیا۔

" واہ واہ عمرو عیار! تم تو بے حد عقلمند ہو واہ تمہاری عقل کا کیا کہنا۔ ان خطرناک پرندوں کا خاتمہ صرف اسی طرح کیا جاسکتا تھا کہ انہیں آگ میں جلا دیا جائے۔ واہ! تم واقعی عمرو عیار ہو، عیّار زماں"۔ سانپ پرندے نے خوشی سے

قلقاری مارتے ہوئے کہا۔

" ابھی تم نے دیکھا ہی کیا ہے سانپ پرندے! یہ چھوٹے پرندے بھلا میرا کیا بگاڑ سکتے تھے۔ میں تو بڑے بڑے دیوؤں اور خوفناک جادوگروں کا پلک جھپکنے میں خاتمہ کر دیتا ہوں"۔ عمرو عیار نے فخر سے سینہ پھلاتے ہوئے کہا اور پھر نلکی کو واپس زنبیل میں رکھ کر اس نے چادر سلیمانی اتاری اور اسے بھی زنبیل میں ڈال دیا۔

" تین خطرے ختم ہوگئے۔ پانچ خطرے باقی رہ گئے"۔ سانپ پرندے نے کہا۔

" پانچ چھوڑ پانچ ہزار بھی ہوں، تب بھی مجھے کوئی پرواہ نہیں"۔ عمرو عیار نے بڑ ہانکتے ہوئے کہا۔

" خطرہ، چوتھا خطرہ"۔ اچانک سانپ پرندے نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی رفتار حسب معمول آہستہ ہوگئی۔ اور عمرو عیار نے چونک کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ لیکن دُور دُور تک اُسے کوئی چیز بھی نظر نہ آرہی

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

تھی۔

"کہاں ہے خطرہ! تمہیں اڑتے ہوئے خواب تو دکھائی نہیں دیتے"۔ عمرو عیار نے سانپ پرندے کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

"خطرہ! چوتھا خطرہ، سامنے دیکھو"۔ سانپ پرندے نے بھنچتے ہوئے کہا۔

اور اس بار عمرو عیار بھی سامنے دیکھ کر چونک پڑا۔ سامنے آسمان کی بلندی پر ایک تخت سا اڑتا ہوا آرہا تھا۔ اس تخت کے اوپر کوئی بیٹھا ہوا تھا۔

تخت تیزی سے قریب آتا جارہا تھا اور اب عمرو عیار نے دیکھا کہ اڑتے ہوئے تخت پر قالین بچھا ہوا تھا اور اس پر گاؤتکیہ لگا کر ایک انتہائی خوبصورت عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے زرق برق لباس پہن رکھا تھا اور وہ قسم قسم کے قیمتی زیورات سے لدی ہوئی تھی۔ ان زیورات کو دیکھتے ہی عمرو عیار کی لالچی طبیعت جوش میں آگئی۔ زیورات میں لگے ہوئے ہیرے جواہرات دھوپ میں چمک رہے تھے اور عمرو عیار ان ہیرے جواہرات کو دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ انتہائی قیمتی ہیرے جواہرات ہیں۔ وہ عورت بڑے ہی مطمئن انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"کمال ہے۔ اب خوبصورت عورتیں بھی خطرہ بننے لگ گئیں۔ اس سانپ پرندے کا واقعی دماغ خراب ہوگیا ہے"۔ عمرو عیار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے تخت اس کے قریب آکر رکا اور پھر پرندے کے ساتھ اسی طرف اڑنے لگا جدھر پرندے کا رخ تھا۔ حالانکہ پہلے وہ آیا بھی اسی طرف سے تھا۔

"پیارے عمرو! میں بڑی دور سے تمہارا سن کر آئی ہوں۔ میرا نام جانم ہے۔ اور میں ملک کاچیک کی شہزادی ہوں۔ ایک سوداگر نے مجھے تمہارے متعلق بتایا تو اسی دن سے میں تم پر عاشق ہوگئی تھی۔ اب مجھے پتہ چلا کہ تم یہاں سے گذر رہے ہو تو میں تم سے ملنے آگئی"۔ عورت نے بڑے میٹھے لہجے میں کہا

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

اور عمرو عیار تو یہ سن کر خوشی سے اچھلنے لگا کہ ملک کاچیک کی شہزادی اس پر عاشق ہو گئی ہے۔

"واہ جانم واہ! تم تو بہت اچھی خاتون ہو۔ میں تم سے ضرور شادی کروں گا"۔ عمرو عیار نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر یا تو تم میرے تخت پر آجاؤ۔ یا میں تمہارے اس پرندے نما تخت پر تمہارے ساتھ بیٹھ جاتی ہوں"۔ عورت نے مسکراتے ہوئے کہا۔ چونکہ عمرو عیار کو معلوم تھا کہ طلسماتی وادی تک پہنچنے سے پہلے وہ اس پرندے سے اتر نہیں سکتا۔ اس لئے اس نے جانم کو ہی اپنے پاس بلانے کا فیصلہ کر لیا۔

"میرے پاس آجاؤ۔ ہم اکٹھے ہی طلسماتی وادی جائیں گے اور پھر وہاں سے زرد ہیرا حاصل کرنے کے بعد اکٹھے ہی تمہارے ملک کاچیک پہنچ جائیں گے۔ وہاں ہم دونوں شادی کریں گے"۔ عمرو عیار نے پورا منصوبہ بھی بنا لیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آجاتی ہوں۔ ویسے بھی تمہارے

پاس بیٹھنے کو میرا جی چاہ رہا ہے"۔ جانم نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اچھل کر عمرو عیار کی پیٹھ پیچھے پرندے کی پشت پر بیٹھ گئی۔

"ارے تم تو پیچھے بیٹھ گئی ہو۔ اب میں کیسے دیکھ سکوں گا۔ تم ادھر میرے سامنے آ بیٹھو اور میری طرف منہ کرلو تاکہ ہم آپس میں باتیں تو کر سکیں"۔ عمرو عیار نے کہا۔

"اچھا اچھا یہ بھی ٹھیک ہے"۔ عورت اچھل کر دوبارہ تخت پر جا بیٹھی تاکہ وہاں سے پھر کود کر عمرو عیار کے سامنے پرندے کی پشت پر بیٹھ سکے۔ کیونکہ پیچھے بیٹھے بیٹھے وہ عمرو عیار کو پار کر کے آگے نہ بیٹھ سکتی تھی۔ تخت پر پہنچتے ہی وہ اچھل کر دوبارہ پرندے کی پشت پر آبیٹھی۔ لیکن اس بار وہ نہ صرف عمرو عیار کے سامنے بیٹھی تھی بلکہ اس نے اپنا منہ بھی عمرو عیار کی طرف کیا ہوا تھا اور اس کی پشت سانپ پرندے کے منہ کی طرف تھی۔

"عمرو خوبصورت عمرو! تم واقعی بیحد خوبصورت

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہو، اگر تم میرے گلے میں پہنا ہوا ہار اپنے گلے میں ڈال لو تو پورے شہزادے لگنے لگو گے"۔ جانم نے اپنے گلے میں پڑا ہوا انتہائی قیمتی ہیروں پر مشتمل ہار اتارتے ہوئے کہا۔ اور عمرو عیار کی تو خوشی سے باچھیں کھل گئیں۔ اس قدر قیمتی ہار جانم اُسے خود ہی دے رہی تھی۔

"ضرور ضرور، شکریہ شکریہ"۔ عمرو عیار نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اور جانم نے ہار اتار کر عمرو عیار کے سر کی طرف بڑھایا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ خود یہ ہار عمرو عیار کے گلے میں پہنانا چاہتی ہو۔

"مجھے دے دو۔ میں خود پہن لونگا"۔ عمرو عیار نے اس کے ہاتھ سے ہار لینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں، میں خود پہناؤں گی۔ تم ذرا اپنی یہ پگڑی اتارو اور سر نیچے کرو"۔ جانم نے کہا۔

"تم مجھے دو۔ میں خود پہن لونگا"۔ عمرو عیار نے اس کے ہاتھ سے دوبارہ ہار لینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ دراصل وہ پگڑی نہ اتارنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اس کا سر آدھے سے زیادہ گنجا تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا گنجا سر جانم دیکھ لے۔ اس کو خطرہ تھا کہ کہیں اس کا گنجا سر دیکھ کر جانم اس سے نفرت نہ کرنے لگے۔ کیونکہ اُسے کسی نے بتایا تھا کہ خوبصورت عورتیں گنجے سروں والے مردوں کو پسند نہیں کرتیں۔

جانم نے اپنے ہاتھ پیچھے کھینچے۔ وہ عمرو عیار کے ہاتھ میں ہار نہ دینا چاہتی تھی۔ جب کہ عمرو عیار کی کوشش تھی کہ وہ ہار خود لے لے۔ اور پھر اس چھینا جھپٹی میں ہار اچانک جانم کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا۔ اُسے نیچے گرتے دیکھ کر یکلخت جانم نے اُسے پکڑنے کے لئے نیچے کی طرف چھلانگ لگائی۔

"ارے ارے گر جاؤ گی"۔ عمرو عیار نے بوکھلا کر نیچے جاتی ہوئی جانم کو روکنے کی

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کوشش کی اور اس طرح نیچے گرتی ہوئی جانم کا پیر اس کے ہاتھ میں آگیا۔ اب جانم سانپ پرندے کے نیچے فضا میں اُلٹی لٹکی ہوئی تھی۔ جب کہ ہار کہیں نیچے گر کر اس کی نظروں سے غائب ہوگیا۔

عمرو عیار نے جانم کا پیر پکڑ کر اُسے اوپر کھینچنے کی کوشش کی۔ لیکن جانم کا وزن کافی تھا۔ اس نے دوسرا ہاتھ بھی ساتھ ہی شامل کیا اور پھر اُسے اوپر اٹھانے کے لئے پورا زور لگانے لگا۔ اسی کشمکش میں جانم کے پیر میں پڑی ہوئی جوتی اتر کر نیچے گر گئی۔ لیکن اس وقت مسئلہ عمرو عیار کے سامنے جانم کی جان بچانے کا تھا اس لئے اس نے نیچے گرتی ہوئی جوتی کی پرواہ نہ کی اور دونوں ہاتھوں سے اس کا ننگا پیر پکڑ کر اُسے اوپر اٹھانے لگا۔ جیسے ہی عمرو عیار کا ہاتھ جانم کے ننگے پیر کی پُشت سے ٹکرایا، اچانک ایک زوردار دھماکہ ہوا اور جانم بھی غائب ہوگئی اور ساتھ ہی اس کا اُڑتا ہوا تخت بھی غائب

ہوگیا اور عمرو عیار حیرت سے اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھنے لگا۔ جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو کہ جانم اس طرح بھی غائب ہوسکتی ہے۔ وہ بے حد حیران تھا۔

"واہ واہ عمرو عیار! بہت خوب! تم واقعی عیار زماں ہو۔ تم نے کتنی عیاری سے اس عورت کو اُلٹا کیا اور پھر اس کی جوتی اتار کر اس کے پیر کے تلوے پر ہاتھ پھیر دیا۔ اس خطرے کو اسی طرح دُور کیا جا سکتا تھا اس کے سوا اور کوئی صورت نہ تھی اور بظاہر ایسا ہونا ناممکن تھا۔ اگر وہ ہار تمہارے گلے میں ڈال دیتی تو یہ تمہارے لئے پھانسی کا پھندہ بن جاتا اور تم فوری طور پر ہلاک ہو جاتے۔ تم نے چوتھا خطرہ بھی دور کر دیا"۔ پرندے کی مسرت سے بھرپور آواز سُنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کی رفتار پھر تیز ہو گئی۔

عمرو عیار ایک لمحے چُپ رہا۔ پھر بولا۔

"تم نے ابھی دیکھا ہی کیا ہے۔ میرے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ذہن میں تو عیاروں کا خزانہ ہے"۔ عمرو عیار نے اونچی آواز میں کہا۔ حالانکہ وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ یہ تو سب کچھ بس اتفاقاً ہی ہوگیا۔ ورنہ وہ تو واقعی مارا جاتا۔

"اب چار خطرے باقی رہ گئے ہیں۔ اگر تم نے انہیں بھی دُور کر دیا تو ہم طلسماتی وادی میں پہنچ جائیں گے۔ ویسے ایک بات ہے۔ تم اس دنیا کے پہلے آدمی ہو جس نے چار خطرے دُور کر دیئے ہیں ورنہ آج تک کوئی ایک خطرہ بھی دُور نہیں کر سکا"۔ پرندے نے کہا۔

"ارے تم دیکھنا کہ باقی چار خطرے بھی مجھ سے ٹکرا کر ختم ہو جائیں گے"۔ عمرو عیار نے سینہ پھلاتے ہوئے جواب دیا۔

"خطرہ پانچواں خطرہ"۔ اچانک پرندے نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی حسب معمول اس کی رفتار آہستہ ہوگئی۔

عمرو عیار نے چونک کر اِدھر اُدھر دیکھا

اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں خوف سے پھٹنے کے قریب ہوگئیں۔

"ارے باپ رے، یہ کیا بلا ہے"۔ عمرو عیار نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ آسمان کی بلندیوں سے ایک عجیب و غریب بلا انتہائی تیز رفتاری سے فضا میں تیرتی ہوئی سیدھی عمرو عیار کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔ اس بلا کا چہرہ گھوڑے کی طرح تھا۔ البتہ اس کے دانت کسی مگرمچھ کی طرح خوفناک تھے۔ اس کی دو آنکھوں کی بجائے عین ماتھے کے درمیان ایک بڑی سی آنکھ تھی۔ باقی جسم شیر جیسا تھا اور جسم پر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے بال تھے لیکن اس کی ٹانگیں ہاتھی کی طرح موٹی تھیں اور اگلے حصے پر انسانوں کی طرح دو ہاتھ تھے۔ وہ منہ پھاڑے خوفناک دانت نکالے انتہائی تیز رفتاری سے عمرو عیار کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔ ماتھے پر موجود اس کی اکلوتی آنکھ سے شعلے سے نکل رہے تھے۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"ارے ارے تیز دوڑو۔ نکل چلو اس سے یہ تو کوئی خوفناک بلا ہے۔" عمرو عیار نے خوفزدہ ہو کر پرندے کو یوں ایڑ لگانے کی کوشش کی جیسے گھوڑے کو ایڑ لگا رہا ہو۔ لیکن پرندے کی رفتار تیز ہونے کی بجائے اور بھی آہستہ ہو گئی۔

"ہت تیرے کی۔ تم تو اور بھی آہستہ ہو گئے۔ تم بھی میرے دشمن ہو۔ تم چاہتے ہو کہ میں اس بلا کے ہاتھوں مر جاؤں۔" عمرو عیار نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اسی لمحے بلا اس کے بالکل قریب پہنچ گئی اب اس سے بچنے کا کوئی راستہ عمرو عیار کو نظر نہ آ رہا تھا۔

اسی لمحے اچانک عمرو عیار کو خنجر سلیمانی کا خیال آ گیا۔ اس نے بڑی پھرتی سے زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور خنجر سلیمانی باہر نکال لیا۔

بلا نے اب زور زور سے چیخنا شروع کر دیا۔ اس کی چیخیں اس قدر خوفناک تھیں کہ عمرو عیار کا خون اس کی رگوں میں جمنے لگا اور اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر خوف سے کانپنے لگا۔ اور پھر بلا نے پوری قوت سے عمرو عیار پر جھپٹا مارا۔ اس کے انسانوں والے ہاتھ عمرو عیار کو پکڑنے کے لئے لپکے تھے اور عمرو عیار اس سے بچنے کے لئے تیزی سے ایک طرف کو جھکا اور خوف کی شدت سے خنجر سلیمانی بھی اس کے ہاتھوں سے نکل گیا۔ خنجر عمرو کے ہاتھوں سے نکل کر نیچے گرتا ہوا بلا کے ایک ہاتھ سے ٹکرایا۔ اس ہاتھ سے ٹکرایا جو عمرو عیار کے جسم تک تقریباً پہنچ ہی گیا تھا۔ خنجر اس کے ہاتھ سے جیسے ہی ٹکرایا، بلا کا وہ ہاتھ ایک دھماکے سے غائب ہو گیا، اور بلا بری طرح چیختی ہوئی پیچھے کو ہٹی۔ خنجر خوش قسمتی سے عمرو عیار کے لباس کے ساتھ اٹک گیا تھا۔ بلا کے پیچھے ہٹتے ہی عمرو عیار نے جھپٹ کر خنجر سلیمانی دوبارہ پکڑ لو۔ اسی لمحے بلا نے دوبارہ عمرو عیار پر حملہ کیا۔ لیکن اب عمرو عیار خنجر سلیمانی کا کارنامہ دیکھ چکا

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

تھا۔ اس لئے گھبرانے کی بجائے اس نے بلا کے دوسرے ہاتھ پر خنجر کا وار کیا اور ایک دھاکے کے ساتھ بلا کا دوسرا ہاتھ بھی غائب ہوگیا۔ لیکن اس بار بلا پیچھے نہیں ہٹی بلکہ اس نے جھپٹ کر اپنے خوفناک دانت عمرو عیار کی گردن پر مارنے چاہے۔ عمرو عیار ایک بار پھر گھبرا کر ایک طرف کو ہٹا اور اس گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر بلا کی اکلوتی آنکھ میں گھستا چلا گیا۔ بلا نے ایک خوفناک چیخ ماری اور دوسرے لمحے وہ غائب ہو گئی۔ اور عمرو عیار حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ جیسے اُسے بلا کے غائب ہونے کا یقین نہ آرہا ہو۔ بلکہ اُسے خطرہ ہو کہ بلا ابھی کسی طرف سے نمودار ہو کر اس پر حملہ کر دے گی۔

"واہ واہ! پانچواں خطرہ بھی دُور ہوگیا۔ تم بے حد عقلمند ہو عمرو عیار! اس بلا کے خاتمے کا یہی طریقہ تھا کہ پہلے اس کے دونوں ہاتھ کاٹے جائیں۔ پھر اس کی اکلوتی آنکھ میں خنجر

مارا جائے۔ ورنہ یہ اور کسی طرح بھی نہ ختم ہو سکتی تھی"۔ سانپ پرندے نے خوشی سے نعرہ مارتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی رفتار بھی تیز ہوگئی۔

"تم ہمیشہ بعد میں بتاتے ہو کہ اس کے مارنے کا یہ طریقہ تھا۔ وہ طریقہ تھا، پہلے کیوں نہیں بتاتے۔ بس خطرہ خطرہ چیخ کر خاموش ہو جاتے ہو"۔ عمرو عیار نے اُسے بیحد جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے خود بعد میں پتہ چلتا ہے عمرو عیار! ورنہ میں ضرور بتا دیتا۔ مجھے پہلے صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ خطرہ آرہا ہے"۔ سانپ پرندے نے جواب دیا۔

"چلو یہ بھی غنیمت ہے۔ اتنا تو تمہیں پتہ چل جاتا ہے"۔ عمرو عیار نے غصیلے انداز میں کہا اور خنجر سلیمانی کو دوبارہ زنبیل میں ڈال دیا۔

"اب صرف تین خطرے باقی رہ گئے ہیں۔

"عمرو عیار یہ تینوں خطرے سب سے خطرناک ہیں"۔ سانپ پرندے نے کہا۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"خطرے ہوتے ہی خطرناک ہیں۔ اسی لئے تو خطرے کہلاتے ہیں۔ احمق پرندے"۔ عمروعیار نے اس پر اپنی عقل کا رعب ڈالتے ہوئے جواب دیا۔

"خطرہ، چھوٹا خطرہ"۔ اچانک پرندے نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔ اور عمرو عیار چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اسی لمحے اسے اپنے سر پر سائیں سائیں کی تیز آوازیں سنائی دیں اس نے دیکھا کہ ایک سرخ رنگ کا بھونڈ اس کے سر پر چکر کاٹ رہا ہے اس کے پروں کی تیز آوازوں سے سائیں سائیں کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

"اب بھونڈ بھی خطرہ بننے لگ گئے۔ کمال ہے"۔ عمرو عیار نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی لمحے اسے اپنی دائیں طرف سے بھی آواز سنائی دینے لگی۔ اور پھر بائیں طرف اور آگے اور پیچھے کی طرف۔ یہ آوازیں لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھیں اور عمرو عیار اب دیکھ کر خوفزدہ ہونے لگ گیا کہ سینکڑوں

سرخ رنگ کے بھونڈ اس کے گرد منڈلاتے ہوئے دکھائی دینے لگے تھے اور لمحہ بہ لمحہ ان کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی۔

"اوہ! اگر ان سب نے مل کر مجھ پر حملہ کر دیا اور ڈنک مارنے لگے تو میرا تو حشر ہو جائے گا"۔ عمرو عیار نے انتہائی خوفزدہ ہو کر سوچا۔ اس نے پھرتی سے زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور اس میں سے چادر سلیمانی نکال کر اپنے اوپر اوڑھ لی۔ لیکن اسی لمحے ایک بھونڈ آ کر اس کے جسم سے ٹکرایا اور اس کا ڈنک عمرو عیار کے جسم میں لگا اور عمرو عیار کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکل گئی۔ اس بھونڈ کے ڈنک نے اس کے جسم میں آگ لگا دی تھی۔ اس کے ڈنک کو چادر سلیمانی بھی نہ روک سکی تھی۔ اب تو عمرو عیار کی جان پر بن گئی۔ چادر نے اسے نہ بچایا تھا۔ اس لیے اس نے جلدی سے چادر لپیٹ کر واپس زنبیل میں ڈال دی۔

بھونڈوں کی تعداد اب اس قدر بڑھ چکی

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

تھی کہ عمرو عیار کو اردگرد کوئی چیز نظر نہ آرہی تھی۔ ہر طرف بھونڈ ہی بھونڈ اُڑتے ہوئے نظر آرہے تھے۔ یُوں لگتا تھا جیسے سُرخ رنگ کے بادل نے عمرو عیار کو ہر طرف سے گھیر لیا ہو۔ لیکن اس ایک بھونڈ کے علاوہ ابھی تک اس پر دوسروں نے حملہ نہ کیا تھا شاید انہیں کسی چیز کا انتظار تھا۔

عمرو عیار کے ذہن میں ان سے بچنے کی فوراً ہی ایک ترکیب آگئی۔ اس نے جلدی سے زنبیل میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا گولہ نکالا اس گولے کو گولہ یعقوبی کہتے تھے۔ عمرو عیار نے گولے کو ہاتھ میں پکڑا اور اس کے اوپر بنی ہوئی ٹوپی کو دانتوں سے نوچنے لگا۔

ابھی وہ اسے نوچ ہی رہا تھا کہ اس نے دُور سے ایک بہت موٹے اور بڑے بھونڈ کو آتے دیکھا۔ اس بھونڈ کے آتے ہی عمرو عیار کے گرد پھیلے ہوئے تمام بھونڈوں میں ہلچل مچ گئی۔ یوں لگتا تھا جیسے ان بھونڈوں کا بادشاہ آرہا ہو۔ اور عمرو عیار سمجھ گیا کہ اس

بادشاہ کی ہی ان سب کو انتظار تھی۔ اور اب یہ مل کر اس پر حملہ کر دیں گے۔ اس نے گولے کی ٹوپی دانتوں سے نوچ ڈالی ٹوپی کے ہٹتے ہی گولے میں سے سرخ رنگ کا دھواں نکلنے لگا۔

عمرو عیار نے اس گولے کو اپنے جسم کے چاروں طرف گھمانا شروع کر دیا۔ اور سُرخ رنگ کا دھواں دیکھتے ہی دیکھتے عمرو عیار کے چاروں طرف پھیل گیا۔ ایسے جیسے عمرو عیار نے سُرخ رنگ کی چادر لپیٹ لی ہو۔ البتہ وہ بھونڈ اُسے نظر آرہے تھے۔ اور پھر اسی لمحے بھونڈوں نے مل کر عمرو عیار پر حملہ کر دیا۔ وہ سب کسی وحشی فوج کی طرح اس پر ٹوٹ پڑے ان کا حملہ اس قدر شدید تھا کہ عمرو عیّار نے خوف کی شدت سے آنکھیں بند کر لیں لیکن دوسرے لمحے سائیں سائیں کی بھیانک آوازیں یکلخت دُور ہونے لگ گئیں اور عمرو عیار نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ سرخ رنگ کے خوفناک بھونڈ جیسے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہی اس کے گرد پھیلی ہوئی سُرخ دھوئیں کی چادر سے ٹکراتے وہ غائب ہو جاتے۔ اور پھر چند ہی لمحوں بعد بھونڈوں کی پوری فوج غائب ہوچکی تھی اور اس کے ساتھ ہی سُرخ رنگ کی چادر بھی غائب ہوگئی اور خطرہ دُور ہو چکا تھا۔ عمرو عیار نے اطمینان کی ایک طویل سانس لی۔

" خطرہ، ساتواں خطرہ "۔ اچانک سانپ پرندے نے چیختے ہوئے کہا اور عمرو عیار ایک بار پھر چونک کر اِدھر اُدھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کی نظریں خوف سے پھیلتی گئیں۔ آسمان پر ہر طرف تلواریں سی چمکتی نظر آرہی تھیں بے شمار تلواریں یوں چمک رہی تھیں جیسے بادلوں میں بجلی کوندتی ہے۔ تلواریں پکڑنے والے اُسے نظر نہ آرہے تھے۔ لیکن ہر طرف چمکتی تلواریں لمحہ بہ لمحہ قریب آتی جارہی تھیں۔ ان کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ پلک جھپکنے میں وہ عمرو عیار کے سر پر پہنچ گئیں اور عمرو عیار نے سوچ لیا کہ اب اس کا بچنا ناممکن ہے۔ اُوپر

سے، دائیں سے، بائیں سے، ہر طرف سے تلواریں بیک وقت لہراتی ہوئی اس پر لپک رہی تھیں اور اُسے معلوم تھا کہ ان تلواروں سے اس کے جسم کے ہزاروں ٹکڑے اُڑ جائیں گے۔

پھر جیسے ہی تلواریں اس کے عین اوپر چمکیں عمرو عیار خوف کی شدت سے سانپ پرندے کے جسم سے چمٹ گیا۔ اس کا ذہن ماؤف ہو گیا تھا اور اُسے کچھ سجھائی نہ دے رہا تھا۔ وہ سانپ پرندے سے چمٹا ہوا موت کے خوف سے بری طرح کانپ رہا تھا کہ تلواریں عین اس کے جسم کے اوپر چمکیں اور عمرو عیار کو اور تو کچھ نہ سوجھا، اس نے اپنے جسم کو جھٹکا دیا اور سانپ پرندے سے چمٹا ہوا وہ تیزی سے اس کے نیچے رینگ گیا۔ اب سانپ پرندہ اوپر تھا اور عمرو عیار اُلٹا ہو کر اس کے نچلے جسم سے چمٹا ہوا تھا اور اسی لمحے خوفناک دھماکے ہونے شروع ہوگئے۔ عمرو عیار کے اچانک سانپ پرندے کے نچلے حصے میں کھسک جانے کی وجہ سے تلواریں آپس

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

میں ٹکرا گئیں اور جیسے جیسے تلواریں آپس میں ٹکراتیں دھماکوں سے غائب ہوتی جائیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ساری تلواریں ایک دوسرے سے ٹکرا کر غائب ہوگئیں۔

"خطرہ دور ہوگیا۔ ساتواں خطرہ بھی دور ہوگیا۔ بہت خوب عمرو عیار! تم واقعی دنیا کے سب سے بڑے عقلمند ہو۔ ان تلواروں سے بچنے کا بس یہی طریقہ تھا ورنہ تمہارا جسم تو پلک جھپکنے میں ہی لاکھوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جاتا۔" سانپ پرندے نے خوشی سے نعرہ مارتے ہوئے کہا اور عمرو عیار خطرہ دور ہونے کا سن کر تیزی سے واپس اس کی پشت پر آبیٹھا۔ موت کے خوف سے اس کا پورا جسم پسینے میں بھیگا ہوا تھا اور اس کے ہوش ابھی تک ٹھکانے نہ آرہے تھے۔

"شکر ہے خدا کا، یہ تو بہت ہی خوفناک حملہ تھا۔ توبہ توبہ! اتنی خوفناک تلواریں، یہ تو پورا لشکر تھا۔" عمرو عیار نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔ اب اس کا چہرہ

قدرے نارمل ہو رہا تھا۔ ورنہ خوف سے تو اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں اور چہرہ بگڑ گیا تھا۔

"تم نے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے عمرو عیار! بھلا کوئی تصوّر بھی کر سکتا ہے کہ سات طلسمی خطرے ایک شخص دُور کرسکتا ہے۔" سانپ پرندے نے عمرو عیار کی تعریف کرتے ہوئے کہا اور عمرو عیار کا پچکا ہوا سینہ فخر سے پھول گیا۔

"اب ایک اور آخری خطرہ باقی رہ گیا ہے۔ اس کے بعد ہم طلسماتی وادی میں پہنچ جائیں گے۔ بس آخری خطرہ۔ لیکن سُنا ہے کہ آخری خطرہ ان سب سے زیادہ زور دار اور خوفناک ہوتا ہے۔" سانپ پرندے نے بتایا۔

"جو ہوگا دیکھا جائے گا۔" عمرو عیار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خطرہ، آٹھواں اور آخری خطرہ، ہوشیار، عمرو عیار ہوشیار۔" اچانک سانپ پرندے کے منہ سے چیخ سی نکلی اور عمرو عیار کے اعصاب

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

تن گئے اور وہ چونک کر سیدھا ہوگیا اس نے اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر صرف خطرے کا سُن کر ہی خوف کے آثار نمودار ہونے شروع ہوگئے تھے اور اس نے خوفزدہ انداز میں اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کر دیا۔

اور پھر یکلخت آسمان پر کڑاکا سا ہوا اور عمرو عیار کی نظریں اوپر کو اُٹھ گئیں اس نے دیکھا کہ بے شمار خوفناک شکلوں والے دیو اور انتہائی کریہہ شکلوں والی چڑیلیں چیختی اور دانت کچکچاتی ہوئی اس کی طرف بڑھی چلی آرہی ہیں انتہائی خوفناک منظر تھا۔ ان کی شکلیں اس قدر خوفناک تھیں کہ عمرو عیار کا رنگ خوف کی شدت سے زرد پڑ گیا۔ اور اُسے اپنی رگوں میں خون جمتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کی آنکھوں کے آگے دُھند سی چھانے لگی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ اگلے لمحے بیہوش ہو جائے گا۔

"تم عیارِ زماں ہو۔ حوصلہ کرو۔ عقل سے کام لو۔ یہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔" اچانک عمرو عیار

کے دل سے ایک آواز نکلی اور عمرو عیار کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں کسی نے نئی طاقت پھونک دی ہو۔ اس نے انتہائی پھرتی سے اپنی زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس نے طلسمی جال باہر نکال لیا۔ یہ جال بظاہر بہت چھوٹا تھا۔ لیکن عمرو عیار جانتا تھا کہ اس جال کی زد میں آنے کے بعد دنیا کی کوئی طاقت ان دیوؤں اور چڑیلوں کو نہیں بچا سکتی۔ ظاہر ہے اس قدر دیوؤں اور چڑیلوں سے وہ لڑ تو سکتا نہیں تھا اس لئے اس نے جال کا سہارا لیا۔

اب دیو اور چڑیلیں اس کے قریب پہنچ چکی تھیں اور ان کی چیخوں سے پوری فضا گونج رہی تھی۔

"سنو! سنو دیو اور چڑیلو سنو، خاموش ہو جاؤ!" اچانک عمرو عیار نے چیختے ہوئے کہا اور اس کی آواز بلند ہوتے ہی دیو اور چڑیلوں نے چیخنا بند کر دیا۔

"میں تمہارے سامنے شکست تسلیم کر لونگا۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

حالانکہ تم جانتے ہو کہ میرا نام عمرو عیار ہے۔ لاکھوں جادوگر، لاکھوں دیو اور چڑیلیں کوشش کرتے کرتے مر گئیں۔ سات خطرے تباہ ہو گئے لیکن دیکھو، میں زندہ سلامت ہوں۔ لیکن اب میں لڑ لڑ کر تھک گیا ہوں اس لئے میں شکست تسلیم کرنے پر آمادہ ہو چکا ہوں مگر میری ایک شرط ہے۔ آخری شرط سمجھ لو، یا آخری خواہش۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ شکست تسلیم کرتے ہی تم میری بوٹیاں اڑا دو گے۔ مجھے مار ڈالو گے۔ لیکن اب میں زندہ ہی نہیں رہنا چاہتا۔" عمرو عیار نے بڑے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

"اپنی شرط بیان کرو۔ جلدی کرو۔" اچانک دیوؤں اور چڑیلوں نے بیک زبان ہو کر چیختے ہوئے کہا۔

"میری آخری خواہش یا شرط یہ ہے کہ تم سب اکٹھے ہو کر میرے دائیں ہاتھ آجاؤ اور پھر سب مل کر مجھے سلام کرو۔ تاکہ میری رُوح کو سکون حاصل ہو۔" عمرو عیار نے کہا۔

اس کا اصل مقصد یہ تھا کہ اردگرد پھیلی ہوئی چڑیلیں اور دیو اکٹھے ہو جائیں تاکہ وہ ان پر جال پھینک کر انہیں قابو میں کر سکے۔ سلام والی بات تو اس نے ویسے ہی کہہ دی تھی تاکہ انہیں شک نہ پڑ جائے کہ وہ انہیں اکٹھا کیوں کر رہا ہے۔

دیو اور چڑیلیں اس کی خواہش یا شرط سُن کر آپس میں باتیں کرنے لگے جیسے ایک دوسرے سے مشورہ کر رہے ہوں۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب عمرو عیار کی بات مان گئے۔ شاید وہ خود عمرو عیار سے خوفزدہ نظر آ رہے تھے۔ کیونکہ آخر وہ سات طلسمی خطروں کا خاتمہ کر چکا تھا۔ انہوں نے سوچا کہ اگر اتنی آسانی سے یہ عیار زماں مرتا ہے تو زیادہ اچھا ہے۔ چنانچہ وہ سب جو چاروں طرف پھیلے ہوئے تھے، تیزی سے سمٹ کر عمرو عیار کے دائیں طرف اکٹھے ہو گئے۔ اور پھر ان سب نے بیک وقت ہاتھ اٹھا کر عمرو عیار کو سلام کیا۔ عمرو عیار ابھی اپنے ہاتھ کو

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

حرکت دینے ہی والا تھا کہ ان پر جال پھینکے، کہ سلام کرتے ہی ان سب کے منہ سے بیک وقت خوفناک چیخیں نکلیں اور پھر جیسے ان کے جسموں کو تلواروں سے ٹکڑے کر دیا گیا ہو۔ وہ سب ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر نیچے گرتے گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب غائب ہوگئے۔ اور آسمان صاف ہوگیا۔

" واہ واہ مزہ آگیا۔ آخری خطرہ بھی ختم ہوگیا۔ واہ مبارک ہو عمرو عیار، مبارک ہو۔ تم نے بڑی ذہانت سے ان کا خاتمہ کیا ہے۔ ان کا خاتمہ اسی طرح ممکن تھا کہ یہ تمہیں خود سلام کرتے۔ اور ایسا ہونا ناممکن تھا۔ تم نے اپنی عیاری سے انہیں مات دے دی۔ ورنہ یہ خطرہ اور کسی طریقے سے ختم نہ ہو سکتا تھا۔" سانپ پرندے نے خوشی سے قلقاری مارتے ہوئے کہا۔

" شکریہ سانپ پرندے! تم بھی کیا یاد کروگے کہ اپنی پشت پر دنیا کے سب سے بڑے عیار کو اٹھائے ہوئے ہو۔" عمرو عیار نے خوشی

سے پھولتے ہوئے کہا۔

" لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوگیا عمرو عیار! کہ یہ خوفناک دیو اور چڑیلیں سلام کرنے سے ختم ہو جائیں گے"۔ سانپ پرندے کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" مجھے سب معلوم ہوتا ہے۔ میں عیارِ زماں ہوں، برقِ تپاں ہوں، بلائے بے اماں ہوں"۔ عمرو عیار نے اپنی شان میں باقاعدہ قصیدہ پڑھنا شروع کر دیا۔ وہ اس وقت واقعی بے حد خوش تھا کیونکہ آٹھ خوفناک طلسماتی خطرے وہ ختم کر چکا تھا۔ یہ واقعی اتنی بڑی کامیابی تھی کہ وہ اس پر جتنا بھی خوش ہوتا کم تھا۔

" اب ہم طلسماتی وادی میں پہنچنے والے ہیں عمرو عیار"۔ سانپ پرندے نے کہا اور عمرو عیار سنبھل کر بیٹھ گیا۔ اُسے یاد آگیا کہ وہاں کوئی حیرت انگیز مخلوق رہتی ہے جس کی شہزادی خوش ہوکر اُسے پھول دے سکتی ہے اور گنبد کے اوپر وہ زرد ہیرا موجود ہے۔ اب اسے یہ دونوں چیزیں حاصل کرنی تھیں۔ اس لئے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

وہ سنبھل گیا تھا۔

"سنو عمرو عیار! وادی آنے سے پہلے میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ رحمت بابا نے شائد تمہیں زیادہ تفصیل نہ بتائی ہوگی۔ اس وادی میں جو مخلوق رہتی ہے وہ رنگ برنگے شیشوں کے ٹکڑوں سے بنی ہوئی ہے اور یہ شیشے دھوپ میں اس طرح چمکتے ہیں کہ عام انسان انہیں دیکھتے ہی اندھا ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اس طلسماتی وادی میں کبھی رات نہیں ہوتی۔ ہمیشہ سورج چمکتا رہتا ہے۔ اس لئے اس مخلوق کے شیشے چمکتے رہتے ہیں"۔ سانپ پرندے نے کہا۔

"ارے پھر میں انہیں دیکھوں گا کیسے؟ میں تو اندھا ہو جاؤں گا"۔ عمرو عیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی ترکیب تم نے خود سوچنی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ مخلوق شہزادی حد سے زیادہ غصیلی طبیعت کی مالک ہے۔ اس لئے اس کے غصے سے بچ کر رہنا۔ بس میں نے تمہیں

یہی بتانا چاہتا تھا۔ اور یہ بھی سن لو کہ وادی میں اترتے ہی میں بے جان ہو جاؤنگا۔ تم مجھے سمیٹ کر اپنی جیب میں ڈال لینا اور پھر سب سے پہلے تم وہ طلسماتی پھول حاصل کرنا۔ کیونکہ جب تک وہ پھول تم حاصل نہیں کروگے مجھ میں جان نہیں آسکتی اور تم بھی کبھی اپنی دنیا میں واپس نہ جا سکوگے۔ اور یہ بھی سن لو کہ زرد ہیرا طلسماتی وادی کی جان ہے۔ اگر تم نے انہیں ذرا بھی اشارہ کر دیا کہ تم زرد ہیرا حاصل کرنے آئے ہو تو وہ تمہیں ایک لمحے میں مار ڈالیں گے۔ تم نے ہیرا خفیہ طور پر حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ جیسے ہی تم ہیرا حاصل کرلوگے، وادی کی تمام مخلوق غائب ہو جائے گی۔ اس لئے تم پہلے پھول حاصل کرنا پھر ہیرے کے متعلق سوچنا۔ کیونکہ اگر تم نے پہلے ہیرا حاصل کیا تو مخلوق غائب ہو جائے گی اور پھر تم کبھی بھی طلسماتی پھول حاصل نہ کر سکو گے اور پھر ہمیشہ اسی وادی میں سر پٹکتے رہ جاؤ گے"۔ سانپ پرندے نے اسے ساری

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

باتیں تفصیل سے سمجھاتے ہوئے کہا۔
"بہت بہت شکریہ سانپ پرندے! تم نے واقعی بڑی اچھی باتیں بتائی ہیں میں ان باتوں کا خیال رکھوں گا"۔ عمرو عیار نے جواب دیا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ یہ الٹی بات سامنے آئی ہے۔ ورنہ اس کا تو خیال یہی تھا کہ وہ زرد ہیرا حاصل کرنے کی پہلے کوشش کرے گا۔ پھر پھول ملے یا نہ ملے۔ اسے بھلا کیا پرواہ۔ لیکن اب اسے لازماً پہلے پھول حاصل کرنا ہوگا۔
"ہوشیار! طلسماتی وادی آگئی ہے۔ اپنی آنکھوں سے ہوشیار رہنا، ورنہ اندھے ہو جاؤ گے"۔ سانپ پرندے نے کہا اور عمرو عیار نے دیکھا کہ دور ایک انتہائی خوبصورت وادی نظر آنے لگ گئی تھی۔ خوب سرسبز اور شاداب وادی تھی۔ اس میں انتہائی خوبصورت شیشے کے مکان جگہ جگہ پھیلے ہوئے تھے۔ ان مکانوں سے تیز روشنی پھوٹ رہی تھی۔ یہ روشنی اس قدر تیز تھی کہ اتنی بلندی پر ہونے کے باوجود عمرو عیار کی آنکھیں چمک سے بند ہونے لگ گئی تھیں۔ اب عمرو عیار کو اپنی آنکھوں کی فکر پڑ گئی۔ پرندہ اب تیزی سے نیچے ہوتا جا رہا تھا اور وادی سے پھوٹنے والی چمک بھی لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ عمرو نے گھبرا کر نہ صرف آنکھیں بند کر لیں بلکہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ لیکن چمک اتنی تیز تھی کہ روشنی اسے بند آنکھوں کے اندر بھی چبھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ عمرو عیار نے ذرا سی آنکھیں کھولیں۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کہاں پہنچ گیا ہے کہ روشنی کا ایک سیلاب سا اس کی آنکھوں میں گھس آیا اور اس نے گھبرا کر آنکھیں بند کر لیں اور ان پر سختی سے ہاتھ جما لیا۔ اسی لمحے اچانک اس کے ذہن میں ایک ترکیب آگئی۔
"سانپ پرندے! سانپ پرندے!"۔ عمرو عیار نے چیختے ہوئے کہا۔
"کیا بات ہے؟ اب ہم وادی میں اترنے ہی والے ہیں"۔ سانپ پرندے نے جواب دیا۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"کیا یہاں چوڑے اور موٹے پتوں والے درخت ہیں"؟ عمرو عیار نے پوچھا۔

"ہاں ہیں، ہم انہی درختوں کے درمیان سے گذر کر زمین پر اتریں گے۔" سانپ پرندے نے جواب دیا۔

"تو ایک لمحے کے لئے ایسے کسی درخت کے پاس رُک جانا۔ میں اس درخت کے بہت سے پتے توڑنا چاہتا ہوں۔" عمرو عیار نے کہا۔

"میں رُک نہیں سکتا۔ البتہ میں اپنی رفتار آہستہ کر سکتا ہوں۔ تم پتے توڑ لینا۔" سانپ پرندے نے کہا۔

"لیکن میں تو آنکھیں ہی نہیں کھول سکتا۔ پتے کیسے توڑوں گا"؟ عمرو عیار نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پھر میں ان درختوں کے جنگل میں ہی اتر جاؤں گا۔ وہاں انتہائی گھنے درخت ہونے کی وجہ سے شیشوں کی چمک نہیں آسکتی۔ تم وہاں کچھ کچھ آنکھیں کھول سکتے ہو۔" سانپ پرندے نے جواب دیا۔

"بس ٹھیک ہے۔ تم اس جنگل کی سب سے گھنی جگہ پر اُترنا۔" عمرو عیار نے کہا اور سانپ پرندے نے اپنا رُخ موڑ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمرو عیار کو محسوس ہوا کہ اس کی آنکھوں پر پڑنے والی چمک میں کمی آتی جا رہی ہے اور عمرو عیار نے ذرا ذرا آنکھیں کھولیں۔ پرندہ واقعی بڑے بڑے درختوں کے گھنے جنگل کے اندر اتر رہا تھا۔ اور پھر اتنا اندھیرا ہوگیا کہ عمرو عیار اپنی آنکھیں پوری طرح کھول سکتا تھا اور چند ہی لمحوں بعد پرندہ زمین پر پہنچ گیا۔

جیسے ہی عمرو عیار کے پیر زمین پر لگے پرندہ یکلخت بے جان ہو گیا۔ ایسے لگتا تھا جیسے غبارے سے ہوا نکل گئی ہو۔ عمرو عیار نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس پرندے کو سمیٹا اور پھر اُسے تہہ کر کے زنبیل میں ڈال لیا۔ اب وہ گھنے جنگل کے اندر کھڑا تھا۔ اس نے دیکھا کہ درختوں کے پتے بڑے بڑے اور بہت موٹے تھے اور ان کا رنگ گہرا

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

سبز تھا۔ اس نے جلدی جلدی پتے توڑنا شروع کر دیئے۔ پتے توڑ توڑ کر اس نے ان کا ڈھیر سا لگا دیا۔ اور پھر اس نے پتوں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر ان کی دو ڈھیریاں بنائیں۔ پھر زنبیل میں سے اس نے سیاہ رنگ کے کپڑے کی پٹی سی نکالی۔ اور تقریباً پچاس پتے ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر اس نے ایک آنکھ کے سامنے رکھے اور پچاس پتے دوسری آنکھ کے سامنے رکھ کر اس نے ان کے اوپر سیاہ رنگ کے کپڑے کی پٹی اچھی طرح مضبوطی سے باندھ دی۔ اب اس کی آنکھوں کے سامنے پچاس پتوں کا ڈھیر جما ہوا تھا اور ان کے اوپر سیاہ رنگ کے کپڑے کی پٹی تھی۔ اس طرح اس کی آنکھوں کے آگے گھرا اندھیرا سا چھایا رہا۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ یہ اندھیرا چھٹنے لگا اور اُسے کچھ کچھ نظر آنے لگا۔ اب اس کے قدم تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے۔ روشنی تیز ہوتی گئی۔ لیکن پچاس موٹے پتوں اور سیاہ کپڑے کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں

چُبھن نہ ہو رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے اس نے دھوپ کی عینک لگا رکھی ہو۔ تھوڑی دیر بعد جنگل ختم ہوگیا۔ اور وہ ایک کھلی جگہ پہنچ گیا۔ اب روشنی یکلخت تیز ہو گئی تھی۔ لیکن اس کی ترکیب کامیاب رہی تھی۔ اسے کوئی تکلیف ہی نہ ہو رہی تھی۔ اور وہ سب کچھ یوں آسانی سے دیکھ رہا تھا جیسے اس نے آنکھوں پر کچھ نہ باندھ رکھا ہو۔ واقعی عمروعیار نے۔ انتہائی عقل مندی سے کام لیا تھا۔

اب عمرو عیار کو رنگ برنگے شیشوں کی بنی ہوئی عمارتیں صاف نظر آرہی تھیں۔ اور پھر اُسے رنگ برنگے شیشوں سے بنے ہوئے انسان نظر آنے لگ گئے۔ اور وہ حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ ان کے جسموں میں اسے ایسی چمک نظر آرہی تھی جیسے ان کے جسموں کے اندر ہزاروں مشعلیں جل رہی ہوں۔ وہ بڑے خوبصورت لگ رہے تھے۔

اُسی لمحے اُسے چیختی ہوئی آوازیں سنائی دیں

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

وہ شیشے کے انسان اس کی طرف بھاگنے لگے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں شیشے کے انسان اس کے گرد اکٹھے ہوگئے۔ وہ سب حیرت سے اُسے دیکھ رہے تھے۔

"کون ہو تم؟ اور کہاں سے آئے ہو۔ تمہارے شیشے کہاں ہیں؟ اور تمہاری آنکھیں کیوں نہیں ہیں"۔ اُسے ان شیشے کے انسانوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"میرا نام عمرو عیار ہے۔ میں دنیا سے آیا ہوں۔ مجھے تم اپنی شہزادی کے پاس لے چلو۔ میں اس کے لئے تحفہ لے کر آیا ہوں"۔ عمرو عیار نے ان سے مخاطب ہوکر کہا۔

"شہزادی، ارے یہ شہزادی کا نام لے رہا ہے۔ چلو اسے لے چلو۔ شہزادی اس عجیب و غریب چیز کو دیکھ کر یقیناً خوش ہوگی"۔ سب نے کہا اور پھر وہ اُسے اپنے گھیرے میں لئے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ عمرو عیار حیرت سے وادی اور عمارتوں کو دیکھتا ہوا آگے بڑھتا گیا اور پھر اُسے دُور سے ایک اونچے پہاڑ کی چوٹی پر بنا ہوا گنبد

اور اس کی سلاخ کے اوپر بنا ہوا پیالہ نظر آنے لگا۔ اور عمرو عیار کا دل خوشی سے اچھلنے لگا۔ لیکن پہلا مسئلہ تو پھول حاصل کرنے کا تھا اور پھر اُسے دُور ایک عالیشان عمارت نظر آنے لگی۔ وہ انتہائی خوبصورت عمارت تھی رنگ برنگے شیشوں سے بنی ہوئی عمارت۔ اور عمرو عیار سمجھ گیا کہ یہی اس مخلوق شہزادی کا محل ہوگا۔ اور واقعی تھا ہی ایسا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس محل میں داخل ہوا۔ اور پھر اُسے شہزادی کے سامنے پہنچا دیا گیا۔ یہ شہزادی ان سب سے خوبصورت تھی۔ اس کے جسم میں چمک اتنی زیادہ تھی کہ آنکھوں کے سامنے اتنے ہیروں کے باوجود اس پر نظر ٹھہرنی مشکل ہو رہی تھی۔ وہ شیشے کے بنے ہوئے ایک تخت پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"یہ کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ یہ کیسی عجیب مخلوق ہے کالی کالی سی؟ اور اس کی آنکھیں بھی نہیں ہیں بلکہ آنکھوں کی جگہ ابھار ہیں اور اس نے یہ کیا پہن رکھا ہے"؟ شہزادی

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

نے اُسے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

عمرو عیار نے بڑے ادب سے جُھک کر شہزادی کو سلام کیا اور کہا۔

" شہزادی صاحبہ! میں دُنیا کا باشندہ ہوں۔ میرا نام عمرو ہے۔ میں ایک طویل طلسماتی سفر طے کر کے یہاں پہنچا ہوں تاکہ آپ کو ایک تحفہ دے سکوں" عمرو عیار نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تحفہ، وہ کیا ہوتا ہے اور یہ دنیا کیا ہوتی ہے؟ کیا وہاں سب تم جیسی بدصورت اور کالے رنگ کی مخلوق بستی ہے" شہزادی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

عمرو عیار کو شہزادی کی بات پر غصّہ تو بےحد آیا کہ شہزادی اُسے بدصورت کہہ رہی ہے لیکن ظاہر ہے وہ اپنے غصّے کا اظہار نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ اُسے سانپ پرندے نے بتا دیا تھا کہ شہزادی بہت غصّے والی ہے۔

" شہزادی حضور! میں آپ کو ایک ایسا تحفہ دُوں گا جس سے آپ خوش ہو جائیں گی۔

تحفہ ایک ایسی چیز کو کہتے ہیں جو اتنی قیمتی ہوتی ہے کہ اس سے زیادہ قیمتی اور کوئی چیز نہیں ہوتی" عمرو عیار نے کہا۔

" اچھا دو کیا چیز دیتے ہو" شہزادی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمرو عیار نے اپنی زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور اس میں سے ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکال لی۔ اس ڈبیہ میں ایک انگوٹھی تھی جس میں سات رنگوں کا انتہائی خوبصورت ہیرا لگا ہوا تھا۔ اس نے سوچا کہ مخلوق شہزادی چاہے شیشے کی بنی ہوئی ہو۔ بہرحال ہے تو ایک عورت۔ اور اُسے معلوم تھا کہ عورت کو بہرحال زیور بہت پسند ہوتے ہیں۔ اس نے ڈبیہ کھولی اور اس میں سے انگوٹھی نکال کر مخلوق شہزادی کی طرف بڑھا دی۔ کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ مخلوق شہزادی نے انگلیوں میں مختلف رنگ کے پتھروں کے زیور پہن رکھے تھے۔

" ارے واہ! یہ تو واقعی بےحد خوبصورت چیز ہے۔ یہ کیا چیز ہے؟" شہزادی نے بڑے اشتیاق آمیز انداز میں ہاتھ بڑھا کر انگوٹھی عمرو

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

عیار کے ہاتھوں سے لیتے ہوتے کہا۔

"اسے انگوٹھی کہتے ہیں شہزادی صاحبہ! آپ اسے اپنی انگلی میں پہن لیں۔ اس سے آپ سب سے زیادہ خوبصورت ہو جائیں گے۔" عمرو عیار نے کہا۔

اور پھر شہزادی نے جلدی سے انگوٹھی اپنی انگلی میں پہن لی۔ انگوٹھی واقعی اس قدر خوبصورت تھی کہ شہزادی خوشی سے اچھل پڑی۔

"واہ کالی مخلوق واہ! تم نے مجھے خوش کر دیا ہے۔ یہ تو واقعی عجیب و غریب تحفہ ہے۔" شہزادی نے خوشی سے چیختے ہوتے کہا۔ باقی مخلوق بھی حیرت سے اس انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی۔ ان سب کے لئے یہ نئی اور حیرت انگیز چیز تھی۔

"تم آج سے شاہی مہمان ہو کالی مخلوق۔ تم نے ہمیں خوش کیا ہے۔ ہم تمہیں خوش کریں گے۔ حالانکہ تم انتہائی بدصورت ہو۔ لیکن تمہارا دیا ہوا تحفہ ہمیں بے حد پسند آیا ہے۔" شہزادی نے خوشی سے اُچھلتے ہوئے کہا۔

"شہزادی حضور! جب کسی کا تحفہ قبول کیا جاتا ہے تو پھر اس کے جواب میں اس کی پسند کا تحفہ دیا جاتا ہے۔" عمرو عیار نے اپنے مطلب پر آتے ہوتے کہا۔

"اچھا ہاں ہم تمہیں ضرور تحفہ دیں گے اور تمہاری پسند کا ہی دیں گے۔ بولو! تمہیں کونسا تحفہ چاہیئے؟" شہزادی نے خوشی سے انگلی میں پہنی ہوئی انگوٹھی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"شہزادی حضور! پہلے وعدہ کریں کہ جو تحفہ میں مانگوں گا وہی مجھے ملے گا۔" عمرو عیار نے اُسے پابند کرتے ہوئے کہا اور شہزادی نے اپنے شیشہ دیوتا کی قسم کھا کر وعدہ کر لیا تو عمرو عیار نے اس سے طلسماتی پھول کا تحفہ مانگ لیا۔

"یہ تو معمولی سی بات ہے۔ ہم نے سوچا کہ نجانے تم کیا مانگ لو گے۔ بہرحال تمہیں وہ طلسماتی پھول تحفہ میں دیا جائے گا۔" شہزادی نے کہا اور پھر اس نے حکم دیا کہ اس کے خاص باغ سے طلسماتی پھول توڑ کر لایا جائے۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

چند لمحوں میں ہی طلسماتی پھول لایا گیا۔
پھول بے حد خوبصورت تھا۔ عمرو عیار نے شکریہ
ادا کرکے وہ پھول لیا اور انگوٹھی والی ڈبیہ میں
رکھ کر ڈبیہ واپس زنبیل میں ڈال لی۔

"اب میں اس وادی کی سیر کرنا چاہتا ہوں"۔
عمرو عیار نے خواہش ظاہر کی اور شہزادی نے
اُسے اجازت دے دی۔ اور حکم دے دیا کہ
کالی مخلوق جہاں چاہے جاسکتی ہے۔ ایسے کوئی
نہ روکے۔ اور عمرو عیار شہزادی کو سلام کرکے
باہر آگیا۔ شیشے کی مخلوق اس کے ساتھ تھی۔

عمرو عیار محل سے نکل کر سیدھا اس پہاڑ
کی طرف بڑھنے لگا جہاں زرد ہیرا موجود تھا۔
اب وہ جلد از جلد اس ہیرے کو حاصل کرکے
یہاں سے واپس جانا چاہتا تھا۔ پہاڑ کے قریب
پہنچ کر وہ اس پر چڑھنے لگا۔ لیکن مخلوق
وہیں رک گئی۔

"اس پر نہ چڑھو، یہ آگ اگلنے والا پہاڑ
ہے۔ نیچے اتر آؤ۔" مخلوق نے اُسے آتش فشاں
پہاڑ پر چڑھتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔ لیکن

بھلا عمرو عیار ان کی بات کہاں سنتا تھا وہ
اوپر چڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑ کی چوٹی پر موجود
گنبد تک پہنچ گیا۔ گنبد کی ڈھلوان بے حد
پھسلواں تھی۔ اب مسئلہ تھا کہ اس پر چڑھا
کیسے جاتے۔ اس نے کچھ سوچ کر زنبیل سے
کمند نکالی اور پھر اس نے گھما کر کمند کا
آنکڑہ اس سلاخ پر پھینکا جس کے اوپر پیالے
میں زرد ہیرا رکھا ہوا تھا۔ لیکن اس کا اندازہ
درست نہ نکلا اور کمند کا لوہے کا سرا پوری
قوت سے جاکر پیالے سے جا ٹکرایا اور اس
کے ساتھ ہی ایک زور دار دھماکہ ہوا اور پھر
گڑگڑاہٹ کی آوازیں پیدا ہوئیں اور عمرو عیار کو
محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں تلے پہاڑ لرز
رہا ہو۔ اور پھر ایک خوفناک گڑگڑاہٹ کے ساتھ
پہاڑ پھٹ گیا۔ عمرو عیار جھٹکا لگنے سے اُچھلا
اور کسی تنکے کی طرح اڑتا ہوا پہاڑ سے نیچے
زمین پر آگرا۔ وہاں اونچی اونچی جھاڑیوں پر
گرنے کی وجہ سے وہ بچ گیا۔ اسی لمحے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

اس نے دیکھا کہ پہاڑ کی چوٹی دو حصوں میں تقسیم ہوئی اور گنبد، اس کے اوپر لگی ہوئی سلاخ پیالہ اور زرد ہیرا پہاڑ کے اندر غائب ہوگئے اور اس کے بعد پہاڑ سے آگ نکلنے لگی۔ آتش فشاں پھٹ گیا تھا۔

شیشے کی مخلوق چیختی ہوئی اِدھر اُدھر بھاگ رہی تھی۔ جیسے ہی ہیرا پہاڑ کے اندر غائب ہوا، تمام مخلوق یکلخت غائب ہوگئی۔ روشنی ختم ہوگئی۔ اور عمرو عیار کی آنکھوں کے سامنے بھی اندھیرا چھا گیا۔ عمرو عیار نے جلدی سے اپنی آنکھوں کے آگے بندھے ہوئے پتے ہٹا دیئے اب وہ کھلی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ تمام مخلوق اور ان کے مکانات سب کچھ غائب ہو گیا تھا۔ اب وہ عام وادی تھی۔ آتش فشاں سے نکلنے والا کھولتا ہوا لاوا تیزی سے چاروں طرف پھیلنے لگا۔ عمرو عیار اس لاوے سے بچنے کے لئے بھاگنے لگا۔ لیکن لاوے کی رفتار بے حد تیز تھی۔ اب عمرو عیار کو اپنی جان کی فکر پڑ گئی۔ اس نے بھاگتے ہوئے زنبیل

سے سانپ پرندہ نکالا اور اُسے زمین پر رکھ دیا۔ پرندہ زمین پر گرتے ہی زندہ ہوگیا۔

"جلدی کرو عمرو عیار! مجھ پر سوار ہو جاؤ۔ ورنہ لاوا تمہیں جلا دے گا"۔ سانپ پرندے نے چیختے ہوئے کہا اور عمرو عیار اچھل کر اس پر سوار ہو گیا۔

سانپ پرندہ اپنی جگہ سے اچھلا اور انتہائی تیز رفتاری سے ہوا میں بلند ہوتا گیا۔

"ہائے وہ زرد ہیرا، ارے وہ زرد ہیرا تو وہیں رہ گیا"۔ عمرو عیار نے باقاعدہ روتے ہوئے کہا۔

"اب زرد ہیرے کو بھول جاؤ عمرو عیار! اب وہ قیامت تک کسی کو نہیں مل سکتا۔ اگر تمہاری کمند اس پیالے سے نہ ٹکراتی تو تم یقیناً وہ ہیرا حاصل کر لیتے۔ یہ بھی ایک شرط تھی کہ اس پیالے سے لوہا نہ ٹکراتے ورنہ آتش فشاں پھٹ پڑتا تھا۔ اور وہی ہوا۔ بہرحال تمہاری جان بچ گئی۔ یہ شکر کرو"۔ پرندے نے تیز رفتاری سے اڑتے ہوئے کہا۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"ارے مجھے کیا فائدہ ہوا اس سارے سفر کا؟ اتنے خطرے تباہ کرنے کا؟ مجھے تو کوئی چیز حاصل نہ ہوئی"۔ عمروعیار نے روتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ رحمت بابا تمہیں ضرور انعام دیں گے"۔ پرندے نے اسے تسلی دیتے ہوئے جواب دیا۔

"رحمت بابا! وہ مجھے کیا انعام دیگا۔ میں اس کا پھول ہی پھینک دونگا۔ اگر مجھے ہیرا نہیں مل سکا تو رحمت بابا کو بھی یہ پھول کیوں ملے"۔ عمرو عیار نے انتہائی جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا اور زنبیل میں ہاتھ ڈالا تاکہ پھول والی ڈبیہ باہر نکالے۔

"ارے یہ غضب نہ کرنا۔ جب تک تمہارے پاس پھول ہے میں زندہ ہوں۔ اگر تم نے یہ پھول پھینک دیا تو میں بے جان ہو جاؤں گا اور تم اتنی بلندی سے گر کر مر جاؤ گے اور اگر مرو گے نہیں، تب بھی کبھی واپس اپنی دنیا میں نہ پہنچ سکو گے"۔ سانپ پرندے نے کہا اور

عمرو عیار نے جلدی سے ڈبیہ واپس زنبیل میں رکھ دی۔ زرد ہیرا تو نہ ملا تھا۔ لیکن عمرو عیار اب مرنا بھی نہ چاہتا تھا۔ وہ خاموش ہو گیا۔ اس کی شکل ایسی بن گئی تھی جیسے وہ ابھی ابھی اپنے کسی عزیز کو دفن کر کے واپس آرہا ہو۔ اس کا دل بھی رو رہا تھا۔ لیکن وہ مجبور تھا۔ بہرحال زندہ تو اسے رہنا تھا۔

اور پھر ایک روز سانپ پرندہ اُسے لئے ہوئے رحمت بابا کے مکان پر اتر گیا۔ اس مکان میں پوری بستی کے لوگ اکٹھے تھے۔ عمرو عیار بجھے ہوئے دل سے نیچے اُتر آیا۔

"عمرو عیار! لے آئے ہو طلسماتی پھول"؟ رحمت بابا نے پوچھا۔

"ہاں رحمت بابا! یہ لو اپنا پھول۔ مجھے ہیرا تو نہیں ملا۔ لیکن تمہیں تو پھول مل جائے گا"۔ عمرو عیار نے ڈبیہ سے پھول نکال کر رحمت بابا کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے کہا۔ رحمت بابا نے پھول ہاتھ میں لیتے ہی خوشی سے چیخ ماری اور

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پھر جلدی سے پھول اپنی دونوں آنکھوں سے لگایا ایک آنکھ سے لگتے ہی پھول آدھا مرجھا گیا اور دوسری آنکھ پر لگتے ہی وہ پورا مرجھا گیا لیکن رحمت بابا کی آنکھوں میں روشنی آگئی اُسے نظر آنے لگ گیا۔ ساری بستی خوشی سے ناچ اُٹھی۔ لیکن عمرو عیار خاموش کھڑا تھا اُسے بالکل خوشی نہ ہو رہی تھی۔ اور رحمت بابا نے جب تفصیل سُنی کہ کِس طرح ہیرا پہاڑ کے اندر غائب ہوگیا تو وہ ہنس پڑا۔

"قدرت کا کام ہی ایسا ہے۔ وہ ایسی چیز کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں دے سکتی۔ مجھے پہلے پتہ تھا۔ بہرحال عمرو عیار! تم نے انتہائی عقلمندی اور بہادری کا ثبوت دیا ہے تمہیں انعام ضرور ملے گا۔ میرے ساتھ آؤ" رحمت بابا نے کہا اور وہ عمرو عیار کو بازو سے پکڑ کر اپنے مکان کے ایک کمرے میں لے گیا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی عمرو عیار کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔ کیونکہ پورا کمرہ ہیرے جواہرات اور اشرفیوں سے بھرا ہوا تھا۔

"ارے اتنی دولت" عمرو عیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب تمہارا انعام ہے" رحمت بابا نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمرو عیار خوشی سے ناچنے لگا۔ اس کے تو تصوّر میں بھی نہ تھا کہ اسے اتنی دولت مل سکتی ہے۔ اور پھر اس نے جلدی جلدی ساری دولت اپنی زنبیل میں ڈالنی شروع کر دی۔ اب وہ بھی خوش تھا بے حد خوش۔ بے انتہا خوش۔

ختم شد

Downloaded from https://paksociety.com